یادگاریں بنانا
اور
یاد منانا

امِ عبدِ منیب

www.KitaboSunnat.com

مشربہ علم و حکمت
0321-4609092

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یادگاریں بنانا اور یاد منانا

اُمِّ عبدِ منیب

مشربہ علم و حکمت

کامران پارک زینبیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور

0321-4609092

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظة

یادگاریں بنانا اور یاد منانا

اہتمام ———— محمد عبد منیب

————

اشاعت اول ———— ۱۴۳۴ھ

قیمت ———— -/50

برائے رابطہ: حافظ مستغفر الرحمٰن فون: 0321-4213089

★ دار الکتب السلفیة اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور
Ph.: 042-37361505-37008768
Cell: 0333-4334804

★ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر i-8/4 اسلام آباد۔
فون: 0300-5148847

البلاغ

لوئر گراؤنڈ لینڈ مارک پلازہ جیل روڈ لاہور
042-35717842-3,0300-8880450

8GL نیو لبرٹی ٹاور بالمقابل چیس ماڈل ٹاؤن لنک روڈ لاہور
042-35942233,35942277,0300-6112240

شالیمار سینٹر F-8 مرکز اسلام آباد
051-2281420,0300-5205050

عدنان پلازہ، سواں روڈ G-10 مرکز اسلام آباد
051-2224146-7,0300-5205060

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

موت ایک اٹل حقیقت	۵
ہمیشہ زندہ رہنے کی مختلف کوششیں	۸
آبِ حیات کی تلاش میں	۹
زندہ رکھنے والی جڑی بوٹی کی تلاش میں	۱۰
تناسخ یا آواگون کا عقیدہ	۱۱
یہود میں زندہ رہنے کی خواہش	۱۱
موت کے اسباب پر قابو پانے کا چکمہ	۱۳
سدا جوان رہنے کی ترکیبیں	۱۳
نام ونسب کے ذریعے زندہ رہنے کی خواہش	۱۴
یادگاریں بنانا اور یاد منانا	۱۸
انوکھی عمارتیں بنانے کا شوق	۲۳
بادشاہوں کے رعب اور زندگی کی علامت	۲۴
یادگاروں کے متعلق اسلام کا نقطۂ نظر	۲۵
مشاہیر کو یاد رکھنے کا منفرد اسلامی انداز	۳۰
یادگاریں بنانے کی بجائے مٹانے والا دین	۳۳
☆ یادگاریں اور امراضِ رذیلہ	۳۶
ریا	۳۶
تمغے، انعامات اور القابات	۳۹
محنت کسی کی، پھل کسی گود میں	۴۱
مقابر ومزارات	۴۱
شرک گڑھ	۴۱
رحمت سے محروم جگہیں	۴۹

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تختیاں نصب کرنے کا خبط	۵۲
مشاہیر کی بے جا تعریف	۵۳
تعارفی تحریروں کا گورکھ دھندہ	۵۶
تاریخ نویسی اور آپ بیتیاں	۵۷
فن کاروں کی عزت	۵۹
عمارات اور ایوارڈ	۶۱
یادگاریں اور سیاحت	۶۲
وقت، مال اور افرادی قوت کا ضیاع	۶۳
چھٹیاں	۶۶
عیاشی کے اڈے	۶۹
یادگاروں کی متعدی یادگاریں	۷۰
آثار و نوادرات کی حفاظت	۷۳
مستعمل اشیاء کی نیلامی	۷۵
مسلمان کے اصل آثار	۷۶
غیر ضروری عمارت شیطانوں کی عمارت	۸۰
اپنے مالکوں کے لیے وبال	۸۲
مغضوب اقوام کا فعل	۸۳
مقدس یادگاریں یا ظلم و جبر کی داستانیں؟	۸۷
دامن میں ذرا جھانک..........	۹۰
بڑی عمارتیں قربِ قیامت کی علامت	۹۴
معاون کتب	۹۶

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت ایک اٹل حقیقت

اللہ تبارک وتعالیٰ نے کائنات کو تخلیق کیا اور تمام مخلوقات میں سے انسان کو اشرف بنایا۔ اسے ملائکہ سے سجدہ کروا کر اس کے سر پر دستارِ فضیلت رکھ دی اور فرمایا:

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ آدَمَ (الاسراء: ۷۰)

''اور تحقیق ہم نے انسان کو بزرگی عطا کی۔''

انسان کا یہ شرف اور فضیلت اس بنیاد پر ہے کہ وہ اپنے خالق و مالک کو تسلیم کر لے۔ اسے ہر لحہ یہ خوف لاحق رہے کہ ایک روز اس نے اپنے ربّ اکبر کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنی پوری زندگی کے ایک ایک سانس، ایک ایک لمحے، ایک ایک پائی اور ایک ایک حرکت کا حساب دینا ہے۔

مسلمان ہو یا کافر، نیک ہو یا بد، مال دار ہو یا نادار، ہر کوئی یہ بات جانتا ہے کہ اس کا انجام بالآخر موت ہے۔ موت جس کا پنجۂ آہنی کسی کی بھی رُو رعایت نہیں کرتا، ہر شخص یہ بات بھی جانتا اور مانتا ہے کہ جو شخص اس دنیا سے چلا جاتا ہے اس کے مادی وجود کا نام ونشان تک مٹ جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا کا مشہور ترین آدمی ہو یا کوئی بڑے رعب و دبدبے کا مالک، عظیم سلطنت کا بادشاہ ہو یا دنیا بھر کا فاتح، اس کی موت پر ایک عالم سوگوار ہوتا ہے، لوگوں کا جمِ غفیر اس کی آخری رسومات میں شرکت بھی کرتا ہے...... کچھ دن تک لوگ اسے یاد کرتے ہیں اور ہوتے ہوتے اکثر لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کا اس دنیا میں ایک بھی نام لیوا نہیں رہتا۔

اس کے مادی جسم کو مٹی کے کیڑے کھا جاتے ہیں، ہندو ہونے کی صورت میں اس کا جسم اس کے لواحقین اپنے ہاتھوں جلا کر بھسم کر دیتے ہیں، اور آتش پرست ہونے کی صورت میں اس کا ماس چیلیں، گدھ اور کوے کی خوراک بن جایا کرتا ہے۔

غرض کسی بھی مرنے والے کا کوئی نشان، کوئی نام اور کوئی جسم کا حصہ باقی نہیں رہتا۔ موت ہر انسان کے ساتھ اس لحاظ سے یکساں سلوک کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ حقیقت بتا دی کہ دنیا سے جانا سب کا مقدر ہے اور اس دنیا کا حساب روزِ آخرت پیش کرنا اٹل قانون بھی ...... کامیاب انسان وہی ہے جس نے موت اور زندگی کی اس حقیقت کو جان لیا اور مان لیا۔ اپنے مختصر سے وقفہِ زندگی کو ایسے ایمان اور عمل سے سنوار لیا جو مرنے کے بعد اس کا ہم نفس اور ہم قدم رہے گا اور اسے بالآخر جنت کی دائمی زندگی میں داخلہ دلوانے کا باعث بن جائے گا، جہاں اصل زندگی ہوگی جس میں موت اور اس دنیا کی زندگی کے خطرات و مصائب، عیوب و نقائص نہیں ہوں گے۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے امن و سکون، صحت و

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوانی، عیش وعشرت کی دائمی بہار ہوگی۔

انسان کے اندر ہمیشہ زندہ رہنے کی خواہش رہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی اس خواہش کو بھرپور اور مکمل طریقے سے پورا کرنے کی اسے ایمان وعمل کی صورت میں ضمانت بھی دی ہے لیکن اپنے خالق سے انکار کرنے والے انسان نے اس ضمانت پر یقین نہیں کیا، نتیجہ یہ کہ وہ ہمیشہ زندہ رہنے کے جاہلانہ اور مشرکانہ طریقوں کا اسیر ہوگیا۔

ہمیشہ زندہ رہنے کی یہی وہ خواہش ہے جس کا لالچ دے کر...... شیطان نے اللہ کی قسم کھا کر...... آدم وحوا علیہما السلام کو اپنی خیر خواہی کا یقین دلا کر آدم وحوا علیہما السلام سے کہا:

وَ قَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ وَ قَاسَمَهُمَاۤ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ. (الاعراف: ۲۰،۲۱)

''اس درخت سے تمہیں تمہارے پروردگار نے صرف اس لیے روکا ہے کہ کہیں تم فرشتے نہ بن جاؤ یا تمہیں دائمی زندگی حاصل نہ ہو جائے۔ اس نے قسمیں کھا کھا کر یقین دلایا میں تم دونوں کو خیر خواہی سے نیک بات سمجھانے والا ہوں۔''

پھل کھانے کی دیر تھی کہ ان کے ستر کھل گئے اور جنت جیسی نعمت اور دائمی زندگی سے تب تک محروم قرار دے دیئے گئے جب تک کہ وہ دنیا میں جا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت واطاعت کا دمِ آخر تک عملی ثبوت پیش نہ کریں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیشہ زندہ رہنے کی مختلف کوششیں

شیطان نے انسان کو دھوکہ دے کر جنت سے نکلوانے کا جرم اپنے سر لے کر ہمیشہ انسان دشمنی کا طوق گلے میں ڈال لیا لیکن وہ اس دنیا میں آ کر آرام سے نہیں بیٹھا بلکہ اپنے وعدے اور ارادے کے مطابق اس نے اپنی انسان دشمنی کے منصوبے پر عمل درآمد شروع کر دیا۔

اب اس نے ہر انسان کو فریب میں مبتلا کرنے کی کوشش کی دنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ ہے لہٰذا ہمیشہ رہنے کا سامان تیار کرو، آخرت کی تیاری کو بھول جاؤ، موت تمہاری اپنی بے احتیاطی کی وجہ سے آتی ہے، شیطان نے اس جھوٹ کو بے ایمان آدمیوں کے ذہن میں اس طرح جما دیا کہ وہ ہر روز ہزاروں اموات کو دیکھ سن کر بھی اس دھوکے میں مبتلا رہتے ہیں کہ دنیا میں ہم نے ہمیشہ رہنا اور ہمیشہ رہنے کا انتظام وانتصرام کرنا ہے۔ اس سب سے بڑے اور سفید جھوٹ کو اس نے سچ ثابت کرنے کے لیے عقائد اور اعمال کا خوب بگاڑ پیدا کیا جس کی وجہ سے عقائد واعمال کے متعلق قسم ہا قسم نظریات جنم لینے لگے۔ جن میں سے چند یہ ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آبِ حیات کی تلاش میں:

شیطان نے لوگوں کے دلوں میں یہ بات ڈال دی کہ دنیا میں ہمیشہ زندہ رہا جا سکتا ہے بشرطیکہ کہیں سے آبِ حیات ہاتھ آ جائے، جو شخص یہ پانی پی لے گا اسے موت نہیں آئے گی، بس پھر کیا تھا، جو لوگ سفر کے وسائل رکھتے تھے یا دھن کے پکے تھے وہ اس کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے، مشکلات سے گزرے، سفر کی صعوبتیں جھیلیں لیکن آبِ حیات کا قطرہ تک نہ مل سکا۔

اس سلسلے میں بہت سی کہانیاں بھی بیان کی جاتی ہیں۔ چنانچہ قدیم سمیری تہذیب کا بادشاہ گل گامیش جو اوروک کا بادشاہ تھا اور ۲۷۰۰ قبل مسیح میں گزرا ہے۔ وہ بہت ظالم تھا، عوام نے دیوتا سے شکایت کی، دیوتا نے ''ان کد'' نامی شخص کو مقابلے کے لیے بھیجا تو دونوں کی مقابلہ کے بعد دوستی ہو گئی۔ اشتر دیوی جو محبت اور جنگ کی دیوی تھی گل گامیش پر عاشق ہو گئی۔ اس پر ''ان کد'' نے اسے برا بھلا کہا تو دیوی نے ''ان کد'' کو مروا دیا۔ گل گامیش پر اس واقعے کا گہرا اثر ہوا اور اس نے موت سے چھٹکارا پانے کے متعلق سوچنا شروع کر دیا۔ وہ ہمیشہ زندہ رہنے کی خواہش میں آبِ حیات کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔ وہ مدتوں آبِ حیات تلاش کرتا رہا، بالآخر جب اس نے آبِ حیات پا لیا تو اسے احساس ہوا کہ ہمیشہ زندہ رہنے میں کوئی فائدہ نہیں اور وہ بغیر آبِ حیات پیئے اپنے شہر میں آ کر موت کا انتظار کرنے لگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تہذیب کی کہانی، کانسی کا زمانہ، ص: ۱۳۴ از ڈاکٹر مبارک علی)

اسی طرح ایک خود ساختہ کہانی مسلمانوں کے جاہل اور اوہام پرست طبقے میں بھی پائی جاتی ہے ان کا خیال ہے کہ خضر علیہ السلام ہمیشہ کے لیے زندہ ہیں اور انہوں نے آبِ حیات پی رکھا ہے اور جو کوئی ان سے ملاقات کر لے اور آبِ حیات کا پتا پوچھ کر پی لے وہ بھی ہمیشہ زندہ رہ سکتا ہے۔

سکندر مقدونی جسے سکندر اعظم بھی کہا جاتا ہے، اس کی فتوحات کے متعلق بھی یہ مشہور ہے کہ دراصل وہ آبِ حیات کی تلاش میں مختلف فتوحات کرتا گیا لیکن اسے آبِ حیات نہ ملا۔

جڑی بوٹی جسے کھا کر ہمیشہ زندہ رہا جا سکتا ہے:

چین کے مذہب تاؤ مت کے ماننے والوں میں یہ عقیدہ پایا جاتا تھا کہ دنیا میں ایسی جڑی بوٹی موجود ہے جسے کھا کر انسان ہمیشہ کے لیے زندہ رہ سکتا ہے۔ (تہذیب کی کہانی، لوہے کا زمانہ، ص: ۶۰ از ڈاکٹر مبارک علی)

بہت سے لوگوں نے ایسی چیز کا سراغ لگانے کی کوشش کی لیکن سراغ نہ ملنا تھا نہ مل سکا۔

تناسخ یا آواگون کا عقیدہ:

شیطان نے بعض اقوام کے ذہن میں یہ عقیدہ راسخ کر دیا کہ کوئی بھی انسان جب مرتا ہے تو وہ حقیقت میں مرتا نہیں بلکہ وہ اپنے عمل کے مطابق اچھے یا برے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قالب کی صورت میں دنیا میں دوبارآجاتا ہے۔ اگر اچھے عمل کیے ہیں تو اسے دوسری بار کسی اچھی مخلوق کا قالب دیا جاتا ہے اور اگر برے عمل کیے ہیں تو دوسری بار اس کے عمل کی سزا کے طور پر اسے نیچ مخلوق کا قالب دے دیا جاتا ہے اور جو روح بار بار اچھا عمل کرتی ہے وہ بالآخر بھگوان کے درجے پر پہنچ جاتی ہے۔ تناسخ یا آواگون کا یہ عقیدہ ہندومت میں عام ہوا اور اب بھی یہ قوم اسی عقیدے کی بھول بھلیوں میں سرگردان ہے۔ ان کی مذہبی کتاب بھگوت گیتا میں ہے کہ ارجن نے جنگ کے دوران دیکھا کہ اس کے مقابلے میں اس کا استاد مہاراج کرشن اس کے دشمن ارج کا ارتھ بان ہے تو اس نے کہا: میں استاد سے جنگ کیسے کروں؟ کرشن نے جواب دیا: اول تو گشتری ہونے کی حیثیت سے جنگ کرنا اور لڑنا فرض ہے، لہٰذا نتائج کی فکر نہیں کرنا چاہیے، دوسرے اگر کسی کو قتل کر دیا جائے تو اس سے اس کا جسم ختم ہو گا لیکن اس کی روح زندہ رہے گی جو دوسرا جنم لے لے گی، اس لیے قتل کرنا زندگی کا خاتمہ نہیں ہے۔ (تہذیب کی کہانی، لوہے کا زمانہ، ص:۱۲۸ از ڈاکٹر مبارک علی)

گویا تناسخ کی وجہ سے وہ لوگ قتل کرنے کو بھی ایسا بڑا گناہ نہیں سمجھتے تھے جس سے جان کی ہلاکت ہوتی ہے۔

یہود میں بھی زندہ رہنے کی کوشش:

کافر اور مشرک قومیں جن کا عقیدہ ہی یہ ہے کہ مر کر دوبارہ نہیں اٹھنا وہ دنیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی کو زندگی سمجھتی ہیں لیکن یہودی جن کو یہ علم ہے کہ موت کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں اکٹھے ہونا ہے اور اعمال کا جواب بھی دینا ہے، لیکن دنیا میں وہ اس قدر گستاخ، باغی، اللہ کے نافرمان ہو چکے ہیں کہ مرنے سے وہ بھی جی چراتے ہیں جس کا سبب ان کے سیاہ کرتوت ہیں۔ رب کریم نے ان کے متعلق فرمایا:

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ وَ لَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ وَ لَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ وَ مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ وَ مَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ (البقرہ: ۹۴تا۹۶)

"کہہ دیجیے! اگر تمہارے لیے اللہ کے ہاں خالص آخرت کا گھر ہے تو تم آرزو کرو موت کی اگر تم سچے ہو اور وہ اس کی ہرگز آرزو نہیں کریں گے، اس وجہ سے جو آگے بھیجا ان کے ہاتھوں نے اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ اور آپ ان (یہودیوں) کو زندگی پر بہت حرص کرنے والا پائیں گے اور ان لوگوں میں سے بھی (ایسے ہی) جو شرک کرتے ہیں ہر ایک ان میں سے یہ چاہتا ہے کہ کاش اسے ہزار برس عمر دی جائے اور ان کو عذاب سے چھوٹ دلانے والا نہیں عمر کا طویل ہونا، اور اللہ دیکھتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت کے اسباب پر قابو پانے کا چکمہ:

شیطان نے بعض لوگوں کو یہ فریب دیا کہ زمانے کی گردش اور کوئی نہ کوئی مخالف سبب موت کا باعث بنتا ہے، اگر اسباب کو اپنے حق میں سازگار کرنے کی ترکیب سوچ لی جائے، بیماریوں پر قابو پانے، اور سدا جوان رہنے کے گُر ایجاد کر لیے جائیں تو اس دنیا میں ہمیشہ زندہ رہا جا سکتا ہے کیوں کہ یہ دنیا نامعلوم وقت تک قائم رہنے والی ہے اور اس کا اختتام تبھی ہو سکتا ہے جب اس کے بنیادی عناصر ہی ختم ہو جائیں۔ قرآن حکیم نے اس شیطانی اور الحادی نظریئے کا ذکر یوں کیا ہے:

وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُمْ بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ (الجاثیۃ: ۲۴)

"اور انہوں نے کہا نہیں ہے یہ زندگی ہماری مگر دنیا کی زندگانی، ہم مرتے ہیں اور رہم (خود ہی) جیتے ہیں اور نہیں ہمیں ہلاک کرتا مگر زمانہ ہی اور انہیں اس (بات) کا کچھ علم نہیں وہ صرف اٹکل دوڑا رہے ہیں۔"

سدا جوان رہنے کی ترکیبیں:

موت کے اسباب پر قابو پا لینے کا نظریہ دورِ قدیم میں سادہ انداز میں تھا اور اسے ہر شخص تک پہنچانے کے ذرائع بھی موجود نہیں تھے، دورِ حاضر میں شیطان کے چیلوں نے اس کو چمکایا، اس پر ملمع سازی کی...... جدید دور...... جدید زبان...... جدید

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سائنس ...... اور جدید ایجادات نے اپنا دانہ بکھیرا، چنانچہ بے ایمان، ملحد اور کافر لوگ تو پہلے ہی منتظر تھے، انہوں نے اس کی خوب پذیرائی کی لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت اس دامِ فریب میں ایسی بری طرح گرفتار ہوئی کہ سمجھ دار، صاحبِ ایمان اور صاحب فہم وبصیرت مسلمانوں کی تبلیغ و تفہیم بھی ان کے دل و دماغ پر کچھ اثر نہ کر سکی، اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ، سوائے چند لوگوں کے۔

اپنے ہی آس پاس نظر دوڑائیے! جلد کو نرم و نازک رکھنے کے مختلف لوشن، ورزشیں اور طریقے ...... بیماریوں پر قابو پانے کے لیے سائنس دانوں کے مختلف ہمہ وقتی تجربے ...... بالوں کو سیاہ کرنے اور رکھنے کے ہزاروں گُر ...... جنسی طاقت کو دورِ شباب کی طرح پُر جوش بنا دینے کے دعوے اور دوائیاں ...... جگہ جگہ کھمبیوں کی طرح اگے ہوئے سلمنگ سنٹر ...... گلی گلی میں گندگی پھیلاتے ہوئے بیوٹی پارلر ...... ہر اخبار، رسالے، ریڈیو، ٹی وی انٹرنیٹ، اور موبائل پر سننے، دیکھنے اور عملی طور پر کر کے بتانے والے اشتہارات نے بے حیائی، اخلاق باختگی، جنس فروشی اور آخرت فراموشی کی ایک ایسی دکان لگا دی ہے جس پر ہر چھوٹا بڑا، غریب امیر قسمت آزمائی کر کے سدا جوان اور سدا زندہ رہنے کی خواہش میں مخبوط الحواس (پاگل) ہوا جا رہا ہے۔

نام ونسب کے ذریعے زندہ رہنے کی خواہش:

شیطان نے بعض لوگوں کو یہ پٹی پڑھائی کہ دنیا میں زندہ رہنا چاہتے ہو تو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولادِ نرینہ حاصل کرو تاکہ تمہاری نسل جاری رہے اور نسب کی صورت میں تمہارا تذکرہ، تمہارا شجرہ بیان کرنے والے ہوں، تمہاری جائیداد، مال املاک کو اپنے قبضے میں محفوظ صورت میں رکھنے والے موجود رہیں۔ اگر بیٹے نہ ہوئے تو تمہاری جائیداد، املاک اور گدی دوسروں کے ہتھے چڑھ جائے گی اور تمہارے کارنامے یاد کرنے اور بیان کرنے والے ختم ہو جائیں گے۔

اہلِ یونان کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے ہاں شادی کا مقصد زیادہ بچے پیدا کرنا تھا، خاص طور پر لڑکے تاکہ خاندان کے وارث پیدا ہوں اور گھر والوں کی کام کاج میں مدد کریں۔ پیدائش کے بعد بچے کو باپ کے حوالے کر دیا جاتا اور وہ فیصلہ کرتا کہ بچے کو رکھا جائے یا نہیں، اگر بچہ لڑکی ہوتا یا کمزور ہوتا اور خاندان اس کی پرورش نہ کر سکتا تو اسے کھلی جگہ پر چھوڑ دیا جاتا، جہاں وہ بھوک اور پیاس سے مر جاتا یا دوسرے خاندان کے لوگ اسے اٹھا کر لے جاتے اور بطور غلام اس کی پرورش کرتے۔ (لوہے کا زمانہ، ص: ۸۹ از ڈاکٹر مبارک علی)

اہلِ عرب اور ہندوؤں کے ہاں جس عورت کے ہاں بیٹی پیدا ہوتی بیٹے نہ ہوتے اسے نحس سمجھا جاتا اور اس کو طرح طرح کی تکلیفیں اور طعنے دے دے کر اس کی زندگی اجیرن کر دی جاتی۔ بیٹی پیدا ہوتی تو لڑکے کی ولادت کے بل پر خود کو زندہ رکھنے کی خواہش کرنے والے ظالم باپ کا دل غصے سے بھر جاتا، وہ بیٹی کو منحوس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھنے کے ساتھ ساتھ اسے بیٹوں کے مقابلے میں پیچ مخلوق سمجھ کر برا سلوک کرتا، اور اکثر اسے زندہ درگور ہی کر دیا جاتا۔ قرآن حکیم نے اس کا ذکر یوں کیا ہے:

وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰی ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِیْمٌ یَتَوَارٰی مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ اَیُمْسِكُهٗ عَلٰی هُوْنٍ اَمْ یَدُسُّهٗ فِی التُّرَابِ اَلَا سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ. (النحل:۵۸)

''اور ان میں سے اگر کسی کو بیٹی کی خبر دی جائے تو اس کا چہرہ (مارے غم کے) سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ غصے سے بھرا ہوتا ہے۔ لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اس چیز کی عار کی وجہ سے جس کی خبر اسے دی گئی ہے کیا وہ اسے ذلت برداشت کرتے ہوئے زندہ رہنے دے یا اسے (بیٹی کو) مٹی میں گاڑ دے، خبردار برا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں۔''

دورِ حاضر میں یہ آوارہ فکری جدید انداز میں ظاہر ہوئی ہے، پیدائش سے قبل ہی بچے کی جنس اور جسمانی حالت کا پتا چلا لیا جاتا ہے اور پھر لڑکی ہونے یا معذور ہونے کی صورت میں یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ بچے کو زندہ رکھا جائے یا اسقاط کے ذریعے اسے ضائع کر دیا جائے۔

یاد رہے کہ یہ سوچ توکل وصبر اور شکر نعمت کے منافی ہے۔ نعمت اللہ تعالیٰ جو بھی عطا کرے اور جیسی بھی عطا کرے قبول کر لینا چاہیے کیوں کہ اصل مقصد راضی برضا رہ کر اجر وثواب کا حصول ہے، دوسرے یہ کیا ضمانت ہے کہ بچہ پیدا ہونے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد نہ معذور ہوگا اور نہ بیمار؟ اور اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ یہ بچہ نیک ہوگا یا بد؟ (تفصیل کے لیے دیکھیے: بچے دو ہی کیوں اچھے؟)

دورِ قدیم میں بیٹے اپنے باپ دادا کی جائیداد اور گدی پر سانپ بن کر بیٹھ جاتے اور اسے بڑھانے کے لیے اور اس کی حفاظت کے لیے ہر جتن کرتے، تخت، تاج، عہدے، مذہبی گدیاں، املاک، چھیننے اور قبضہ کرنے، ان چیزوں میں دوسروں پر برتری حاصل کرنے کے لیے قتل و غارت کا ہر حربہ آزمایا جاتا اور طویل جنگیں لڑی جاتیں اور صدیوں ختم نہ ہونے والی دشمنیاں مول لی جاتیں .... اپنے نسب، خاندان، قوم اور اپنی گدی کے گن گانے اور اس میں موجود اور مفقود خوبیوں کو بیان کرنے میں مقابلہ بازی ہوتی، لمبے چوڑے قصیدے لکھے جاتے اور مدمقابل کی بڑھ چڑھ کر تنقیص اور ہجو کی جاتی۔

اس دور میں شیطان نے ابھی میڈیا کا ڈول نہیں ڈالا تھا لیکن یہی انداز بعد میں میڈیا کی صورت اختیار کر گیا۔

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی اس نفسیاتی جاہلی، مہلک بیماری کا تذکرہ کیا اور بتایا کہ تعریف کی اصل حق دار ذاتِ واحد ہے، فرمایا:

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ آبَائَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا (البقرہ:۲۰۰)

"پس یاد کرو اللہ کو جیسا یاد کرتے تھے تم اپنے آباء و اجداد کو بلکہ یہ ذکر اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بھی بڑھ کر ہو۔"

یادگاریں بنانا اور یاد منانا:

زندہ رہنے کی خواہش کا سب سے بڑا مظہر یادگاریں بنانا اور یاد منانا ہے۔ یادگاریں بنانے کا سلسلہ نوح علیہ السلام سے قبل کے زمانے میں اس وقت شروع ہوا جب یغوث، یعوق، ود، سواع اور نسر نامی اللہ کے نیک بندے وفات پا گئے، وہ اپنے علم اور زہد کی وجہ سے مرجعِ خلائق تھے، جب ان کی وفات کے بعد لوگوں کو ان کی یاد ستانے لگی تو شیطان نے ان کے دلوں کو یہ بات سجھا دی کہ کیوں نہ ان کی تصویر یا مجسمہ بنا لیا جائے تا کہ ان کی یاد کو باقی رکھا جا سکے چنانچہ ان کے مجسمے بنا لیے گئے مجسموں کے ساتھ آہستہ آہستہ وہی سلوک کیا جانے لگا جو دورِ حاضر میں مزاروں، بتوں اور محترم شخصیات سے منسوب اشیاء و آثار کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ اس طرح دنیا میں سب سے پہلے شرک کی بنیاد رکھ دی گئی۔

یادگار بنانے اور منانے کی وجہ سے شرک جیسا بدترین گناہ لوگوں میں اس قدر رچ بس چکا تھا کہ سیدنا نوح علیہ السلام کی ساڑھے نو سو سال کی دعوتِ توحید اور تذکیر و نصیحت بھی ان پر کارگر نہ ہو سکی۔ آخر عبدِ صالح سیدنا نوح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے حضور کہنا پڑا:

قَالَ رَبِّ اِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَّنَهَارًا. فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي اِلَّا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِرَارًا. وَاِنِّی کُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْا اَصَابِعَهُمْ فِیْ آذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَاَصَرُّوا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا. ثُمَّ اِنِّی دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا. ثُمَّ اِنِّی اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا. فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا. (نوح:۵تا۱۰)

''اے رب میں بلاتا رہا اپنی قوم کو رات اور دن، پھر میرے بلانے سے اور زیادہ بھاگنے لگے اور میں نے جب کبھی ان کو بلایا تا کہ تو ان کو بخشے تو ڈالنے لگے انگلیاں اپنے کانوں میں، اور لپیٹنے لگے اپنے اوپر کپڑے اور ضد کی اور غرور کیا، پھر میں نے ان کو دعوت دی برملا، پھر میں نے ان کو کھول کر کہا اور چھپ کر کہا اور چپکے سے، میں نے کہا گناہ بخشواؤ اپنے رب سے بے شک وہ ہے بخشنے والا۔''

لیکن شرک نے اس قدر ان کو اپنے پنجے میں جکڑ رکھا تھا کہ انہوں نے اپنے عوام سے کہا:

وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوْثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا. (نوح:۲۳)

''ہرگز اپنے معبودوں کو نہ چھوڑنا، ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کو نہ چھوڑنا۔''

نتیجہ یہ کہ اس قوم پر ایک ایسا طوفان اور سیلاب مسلط ہوا جس نے اس قوم کا نام ونشان تک مٹا دیا......لیکن پھر آہستہ آہستہ شیطان نے اپنا داؤ چلایا، کمزور ایمان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے ہتھے چڑھ گئے...... ایمان کی کمزوری کے بعد شرک اور عقیدے کے بگاڑنے پر پرزے نکالے۔ اور ہمیشہ ہی نئی صراحی میں پرانی شراب لا کر پلائی جاتی رہی۔

یادگاریں بنانے اور منانے کا شوق جاری رہا اور اب دورِ جدید میں یہ شوقِ بد ذوق ہوس کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ غور کیجیے!

☆ دنیا میں جتنی بھی تاریخی یا مذہبی عمارات ہیں وہ کسی من چلے سرمایہ دار کی زندہ رہنے ہی کی خواہش کا ثبوت ہیں: مثلاً تاج محل...... قطب صاحب کی لاٹھ...... مقبرہ جہاں گیر...... ایفل ٹاور...... مصر میں مختلف فرعونوں کے بنائے ہوئے چھوٹے بڑے اہرام...... پوری مشرک دنیا میں مندر، گرجے، اور قبرستان وغیرہ۔

☆ دنیا بھر میں جتنے عجائب گھر ہیں، یا نوادرات محفوظ کرنے کا سلسلہ ہے، قدیم تہذیبوں کے آثار و کھنڈرات کو محفوظ رکھنے کی جتنی کوششیں اور محنت ہے، یہ سب ان مردہ، بے نشاں تہذیبوں اور کھنڈروں کی یاد باقی رکھنے ہی کی شیطانی خواہش و کوشش ہے۔

☆ کسی قبرستان میں چلے جائیں وہاں پختہ قبریں، نصب کی ہوئی تختیاں، مزار کی چار دیواری، ان پر جلتے ہوئے چراغ، گھومتے ہوئے برقی پنکھے، سہروں اور پھولوں کی چادریں یہ سب ان کو مرنے کے باوجود زندہ دیکھنے کی ناکام کوشش ہے۔

☆ دنیا میں جتنے لوگوں کی یاد یا واقعات کی سالگرہ منائی جاتی ہے کیا اس کے پیچھے صرف بیت جانے والوں کی یاد تازہ کرنے ہی کا جذبہ کارفرما نہیں؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ جتنے لوگوں کی برسیاں منائی جاتی ہیں، آخر وہ بھی تو یاد منانے ہی کا ایک گھڑا ہوا طریقہ ہے۔

☆ دنیا میں جس قدر تہوار مشرکوں اور کافروں کے ہاں منائے جاتے ہیں ان کے پیچھے یا تو کسی شخصیت یا قوم سے منسوب کوئی واقعہ ہوتا ہے یا کسی دیوی دیوتا کو خوش کرنے یا اس کی ناراضگی سے بچنے کے توہمات کارفرما ہوتے ہیں۔

یادگاریں بنانے کا ذوق مختلف مشرک اقوام میں مختلف جذبات کے تحت موجود رہا ہے۔ تاریخ کا تسلسل اس کی کچھ جھلکیاں یوں پیش کرتا ہے۔

☆ اہل یونان دیوی دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لیے مندر بناتے۔ یہ مندر کسی جنگ میں فتح یا کسی اہم واقعہ کی یاد میں بنائے جاتے۔ مندر بنانے سے ان دیوی دیوتاؤں کی خوشنودی بھی مقصود ہوتی جنہوں نے ان کی مدد کی اور فتح دی یا کسی اہم منصوبے کو پورا کروادیا۔ مندروں کی شان و شوکت کے لیے ان میں جگہ جگہ مجسمے بنا کر رکھے جاتے، جانوروں کی نیاز دی جاتی اور نذرانے بھی چڑھائے جاتے تاکہ وہ ان کی خواہشات کو پورا کریں۔ (تہذیب کی کہانی، لوہے کا زمانہ ص:۸۱ از ڈاکٹر مبارک علی)

☆ بدھ مت کی یاد میں بنائے گئے ارجنٹا اور الوراء کے غاروں میں ہندو راجہ ہری شین نے چٹانیں کاٹ کر مندر بنائے جن میں بدھ مت کے گیان دھیان کے مجسمہ کی صورت میں تراشے گئے مناظر کے علاوہ راجہ کے محلات، مزدوروں کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بوجھ اٹھانے، سادھوؤں اور سنیاسیوں اور گوتم کی زندگی کے مناظر اور مذہبی پوجا پاٹ کی مجسموں کے ذریعے منظر کشی کی گئی ہے۔

(قدیم ہندوستان ص:۵۸ از ڈاکٹر مبارک علی)

☆ پشاور کے صدر مقام گندھارا میں بھی بدھ کے مجسمے تراشے گئے۔ جسے اب گندھارا آرٹ کا نام دیا گیا ہے۔ (قدیم ہندوستان ص:۶۴ از ڈاکٹر مبارک علی)

☆ دنیا بھر میں کسی خاص شخصیت یا دیوی دیوتا یا واقعہ کی مناسبت سے بستیاں بسانے کا رواج بھی عام رہا ہے، جیسے ایتھنز یونانی شہر ایتھنا دیوی کی یاد میں بسایا گیا۔

☆ قدیم روم میں فتح کی یاد میں بلند و بالا مینار بنائے جاتے، میناروں کا یہ سلسلہ آج بھی زور و شور سے جاری ہے۔ (تہذیب کی کہانی، لوہے کا زمانہ ص:۱۰۷)

☆ بدھ کی وفات کے بعد اس کے پیروکاروں نے اس کی ہڈیاں، دانت اور بال مختلف جگہوں پر دفن کر کے ان پر مینار بنا دیے جنہیں مٹھ یا اسٹوپ کہا جاتا ہے۔ ایسے اسٹوپ ہندوستان بھر میں جگہ جگہ بنے ہوئے ہیں۔ اشوک نے انہیں پکا اور شان دار بنایا۔ یہ سب بدھ کی یادگاریں ہیں، اس لیے لوگ یہاں پوجا پاٹ بھی کرتے ہیں۔ (لوہے کا زمانہ ص:۴۴)

☆ روم کے لوگ امرا کے محل اور باغات بھی شاندار بناتے۔ (لوہے کا زمانہ ص:۱۰۷)

☆ بعض یادگاریں کسی ایک شخص کی خواہش کا نتیجہ ہیں، جیسے ایفل ٹاور جو ۳۰۰

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فٹ اونچا لوہے کا بنا ہوا ہے۔ ۱۸۸۹ میں ایک انجینئر الیگزنڈر گستاف ایفل نے ایک نمائش کے موقع پر بنایا۔ اس کے اوپر ٹیلی ویژن کا مستول بنایا گیا ہے جس سے اس کی لمبائی ۱۰۱۵ فٹ ہوگئی ہے۔ اس مینار کے پورے ڈھانچے کا وزن سات ہزار ٹن ہے۔

انوکھی یادگاریں:

شرک کے اس گناہِ بے لذت میں شیطان نے انسان کو یہ راستہ بھی سُجھایا کہ تعمیرات میں انوکھا اور ایسا حیرت انگیز انداز اختیار کرو کہ دنیا سوچتی رہ جائے کہ یہ کارنامہ کیسے انجام دیا گیا؟ اور اس کو انجام دینے والا اور مکمل کرنے والا کتنے بڑے دماغ اور وسائل کا مالک تھا، زندہ رہنے کے اس جذبے نے بڑی بڑی عجیب عمارات، گرجے، مجسمے اور منظر کشی کروائی۔

☆ کرسٹائن انڈرسن نے ننھی جل پری کی کہانی لکھی اور اسے وائل تھیٹریکل کمپنی نے ڈرامے کی شکل میں پیش کیا۔ ایک مشہور بت تراش ایڈورڈ ائرکسن نے اپنی بیوی کو ماڈل بنا کر ننھی جل پری کا مجسمہ بنایا جو کوپن ہیگن میں سمندر کے داخلی دروازے لانگے لینے (Lange. Linie) میں ایک بہت بڑے پتھر پر بٹھائی گئی ہے۔ (سفرنامہ یورپ از س ف اعجاز)

☆ ناروے کے بادشاہ الاؤ پنجم (Olavov) کا مجسمہ اوسلو میں ہے جس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ دو سو فٹ اونچی پھسلوان ڈھلان بنائی گئی ہے۔

(سفرنامہ یورپ، س، ف اعجاز ص:۲٦)

ڈنمارک میں کنگ فریڈوک کا قدآدم مجسمہ سمندر کی طرف منہ کیے ہاتھ میں ہیٹ پکڑے یوں کھڑا ہے جیسے آنے والوں کو خوش آمدید کہہ رہا ہو...... ڈنمارک میں چرچل پارک میں چرچل کا مجسمہ بھی تقریباً ایسا ہی ہے۔ (بحوالہ سابق)

☆ اٹلی کے شہر پیسا میں The Compodel Mircoli یعنی معجزوں کا احاطہ ہے جو ۱۰٦۴ میں بی شیؤ مقامی باشندے کی زیر نگرانی شروع کی گئی، اس کی تعمیر میں صدیاں لگ گئیں۔ اس کی چھت پر دوشیزہ کا مجسمہ ہے جس نے بچہ اٹھایا ہوا ہے اور اندرونی حصہ خواب ناک اور حیرت انگیز ہے۔ اس کے ساتھ ٹیڑھے مینار والا ۱۷۹ فٹ لمبا کیتھڈرل ہے جس کی بالائی منزل پر کھڑے ہو کر گلیلو نے کشش ثقل کا تجربہ کیا تھا۔

کیتھڈرل کے ساتھ اصطباغ خانہ ہے جو ۱۱۵۲ میں شروع ہوا اور تین صدیوں میں مکمل ہوا۔ (پیسا تاور ایک تاریخی عجوبہ از اردو ڈائجسٹ اکتوبر ۲۰۱۱)

یادگاریں بادشاہوں کے رعب اور زندگی کی علامت:

مشرک اور کافر اقوام میں بادشاہ اور راجے زمین پر اپنے عوام کے لیے دیوتا کی حیثیت رکھتے تھے۔ لٰہذا عوام پر اپنا رعب و دبدبہ قائم رکھنے کے لیے وہ ان کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامنے نہیں آتے تھے، صرف اپنے درباریوں، وزیروں اور مشیروں ہی کے ساتھ میل ملاقات رکھتے تھے اور انہی کے ذریعے عوام پر حکومت کرتے تھے۔ اس میں ان کی یہ چال کارفرما تھی کہ سامنے آنے سے عوام ان کی نجی زندگی، عادات اور شکل و حرکات سے واقف ہو جائیں گے تو وہ انہیں اپنی ہی طرح کا ایک انسان خیال کرنے لگیں گے۔ البتہ بعض حکمران کبھی کبھی خاص مواقع پر اپنی جھلک عوام کو بھی دکھا دیا کرتے تھے۔

پجاری یعنی مذہبی پروہت عوام پر بادشاہ کی ہیبت اور اس کی ربوبیت کی دھاک بٹھائے رکھتے اور عوام سے نذرانے خود بھی وصول کرتے اور شاہوں کو بھی دلواتے۔

چوں کہ بادشاہ عوام کے سامنے نہیں آتے تھے لہٰذا وہ بڑی بڑی پرشکوہ عمارتیں بناتے تا کہ عوام پر ان عمارتوں کی وجہ سے بادشاہ کا رعب داب قائم رہے۔

ڈاکٹر مبارک علی لکھتے ہیں: بڑی بڑی پرشکوہ عمارات بنانے کا مقصد یہ تھا کہ رعایا ان عمارتوں کو دیکھ کر اپنے بادشاہوں کی طاقت، قوت اور شان وشوکت سے متاثر ہو، کیوں کہ عمارتیں لوگوں کے سامنے ہوتی ہیں، اس لیے (عوام) سب سے زیادہ انہی سے متاثر ہوتے ہیں ان عمارتوں کی بلندی اور مضبوطی میں وہ حکمرانوں کی عظمت کو دیکھتے ہیں۔ جب کہ حکمرانوں کے مقبرے بنانا اس لیے بھی ضروری تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ لوگوں میں بادشاہت کے تسلسل کا خیال رہے کہ مرنے کے بعد اس کی یادگار ان کے درمیان موجود ہے۔ (عہدِ وسطیٰ کا ہندوستان ص:۱۳۴ از ڈاکٹر مبارک علی)

غور کیا جائے تو حکم رانوں کے عمارات بنا کر عوام پر رعب قائم کرنے میں ربِ مطلق کی بھونڈی نقالی کی کوشش تھی۔ حکم ران خود کو اسی طرح پوشیدہ رکھتے جس طرح رب کریم کو انسانی آنکھ دیکھ نہیں سکتی۔ رب کریم کی موجودگی کا ثبوت کائنات کی موجودگی ہے، اس نقالی میں شیطان نے انہیں یہ سکھایا کہ وہ اپنے ہونے کے ثبوت کے لیے عمارتیں، مقبرے، مندر، گوردوارے، مینار، اہرام، مجسمے اور پاٹ شالے بنوائیں تاکہ لوگ اپنے شاہ کی بجائے شاہ کی عمارتوں کے رعب تلے رہیں۔ عوام بھی کتنے سادہ لوح یا بے وقوف تھے، جو بادشاہ کی جھلک تک دیکھنے کے لیے بے قرار رہتے لیکن اسے دیکھ نہیں سکتے تھے لیکن ان بڑی بڑی عمارات کو وہ اپنی دن رات کی محنتِ شاقہ کے ساتھ تعمیر کرتے اور یہ بھول جاتے کہ یہ عمارتیں جن کو انہوں نے خود مصیبتیں اٹھا کر، بھوکے ننگے رہ کر تعمیر کیا ہے، یہ بادشاہ کے رعب کی علامت نہیں، بلکہ ہماری محنت کا حاصل ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یادگاروں کے متعلق اسلام کا نقطۂ نظر

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کے ناموں میں درج ذیل نام بھی بتائے ہیں، ذِکرٌ، ذِکریٰ، تذکیر، تذکر.......... ان تمام الفاظ کا مادہ ''ذکر'' ہے جس کا مطلب ہے یاد رکھنا اور ''نصیحت و عبرت'' بھی ہے۔ گویا اسلام میں قرآن حکیم کا حق ہے کہ اسے یاد رکھا جائے، اسے یاد کیا جائے، اس سے نصیحت حاصل کی جائے۔

اسی طرح رب کریم نے لازم قرار دیا ہے کہ اس کا اپنا ذکر کیا جائے، جیسے کہ فرمایا:

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ (العنکبوت: ۴۵) ''اور اللہ کا ذکر ہی سب سے بڑا ہے۔''

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ (طٰہٰ: ۱۴) ''اور میرے ذکر کے لیے نماز قائم کرو۔''

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا (الانفال: ۴۵) ''اور یاد کرو اللہ کو بہت زیادہ''

ان تمام آیات سے پتا چلتا ہے کہ رب کریم کا یہ حق ہے کہ اسے ہر وقت، ہر جگہ، ہر حالت میں یاد رکھا جائے اسے یاد رکھنے کی بھی مختلف صورتیں ہیں مثلاً

☆ قیامِ صلوٰۃ کے ذریعے اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر کرنے یا اسے یاد رکھنے کا اہتمام کرنا اتنا موکد فریضہ ہے کہ جو عمداً نماز چھوڑ دے وہ کفر (ناشکری) کرتا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جو نماز نہ پڑھے وہ کفر اور اسلام کی حد کو گرا کر دونوں کو ایک کر دیتا ہے۔

☆ تلاوتِ قرآن پاک کے ذریعے اللہ کو یاد کرنا، یہ تمام نفل عبادات میں سے افضل عمل ہے اور قیامِ صلوٰۃ میں تلاوتِ قرآن پاک کرنا اسی لیے فرض قرار دیا گیا ہے۔

☆ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر کے لیے مسنون کلمات کو دہراتے رہنا، چاہے وہ تحمید و تہلیل پر مشتمل ہوں چاہے تسبیح و تکبیر یا تمجید و استغفار پر، چاہے استغاثہ و استمداد پر مشتمل ہوں، چاہے صبح و شام اور موقع کی مناسبت سے مسنون ذکر و دعا پر۔ مقصود یہ ہے کہ اللہ کا ذکر ہر وقت وردِ زباں رہے۔

☆ کوئی بھی کام کیا جائے، کوئی فیصلہ کیا جائے، کوئی بھی جنبش کی جائے، اس میں سب سے پہلے رب کریم کا حکم دیکھا جائے، اسے یاد کیا جائے، اگر یاد نہیں تو حکم ہے:

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (الانبیاء: ۷)

اہلِ ذکر یعنی یاد رکھنے والوں سے اس کا حکم معلوم کر کے اس کے مطابق عمل کیا جائے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے ذکر، اپنی یاد، اپنی عبادت، اپنی اطاعت کے لیے نمونہ، واجب الاتباع، واجب الاطاعت نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ گرامی کو قرار دیا اور فرمایا:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (آل عمران: ۳۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کہہ دیجیے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔''

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (النساء: ۸۰)

''جوکوئی کہا مانے رسول کا تحقیق اس نے کہا مانا اللہ کا۔''

اور فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب: ۲۱)

البتہ تحقیق تمہارے لیے اللہ کے رسول ﷺ بہترین نمونہ ہیں۔''

لہٰذا رب کریم کو ہمہ وقت یاد رکھنے اور اسے یاد کرنے کے جتنے بھی عملی، قلبی اور لسانی انداز ہیں، وہ سب صرف نبی اکرم ﷺ ہی کے اختیار کردہ اختیار کیے جائیں گے اگر اپنی خواہش کے مطابق اختیار کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ ناقابلِ قبول اور مردود ٹھہریں گے۔ جیسے کہ فرمایا:

من احدث فی امرنا هذا فهو رد

''جس نے ہمارے دین میں کوئی نیا کام جاری کیا وہ اس سے قبول نہیں کیا جائے گا۔'' (بخاری: ۲۶۹۸۔ مسلم: ۱۷۱۸)

نبی اکرم ﷺ کی ''ذکرِ الٰہی'' پر مشتمل عملی اور قولی زندگی اور معمولات کو صحابہ کرام نے اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھا، فراست و دانش اور فہم و بصیرت کو دیکھا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھال لیا گویا صحابہ کرام سنتِ نبوی کے نمونہ کمال کا ایسا انعکاس تھے جسے رب کریم نے یہ کہہ کر معیاری قرار دے دیا:

آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ (البقرہ: ۱۳)

''ایمان لاؤ جس طرح ایمان لائے لوگ'' (صحابہ)

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ (المنفکین: ۸)

''اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔''

مشاہیر کو یاد رکھنے کا منفرد اسلامی انداز:

یہی وہ قابلِ قدر صحابہ کرام ہیں جن کے بعد نسل در نسل اللہ تعالیٰ کے ذکر، اس کی یاد اور اس کے احکام کو عملی، قلبی اور لسانی طور پر یاد رکھنے کا سلسلہ چلتا رہا اور دنیا کا سب سے منفرد، خوبصورت، پاکیزہ، اعلیٰ لازوال، سلسلہ اسناد شروع ہوا، جس میں ہر دور کا مسلمان اپنی ذات سے شروع کر کے اپنے رب کریم اور اپنے آخر نبی ﷺ کی یادوں پر مشتمل واقعات کو بھی دہراتا اور کہتا ہے، حدثنا فلان...... قال حدثنا فلان ......قال اخبرنا فلان ......قال سمعت عن فلان...... قال اخبرنی فلان...... قال حدثنی فلان ......اور بالآخر صحابہ کرام کے نام کے بعد وہ اپنے محبوب نبی ﷺ کا نام لے کر روایت یا حکم بیان کرتا ہے۔ یہ حکم اس قدر اہم ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں کر لے۔

(مسلم فی المقدمہ)

لٰہذا ہر بیان کرنے والا مسلمان پابند ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ تک کی تمام کڑیاں (سلسلہ بند) یاد رکھے اور اسے بالترتیب بیان کرنے کے بعد کسی فقہی، قانونی، معاشی، معاشرتی معاملات کی دلیل پیش کر کے بات کرے۔

اسلام نے اپنے مشاہیر اور محسنین کو یاد رکھنے کا جو طریقہ اور سلیقہ دیا، دنیا کی تمام اقوام اور مذاہب اس سے خالی ہیں۔ ان کے مذہبی ثبوت ابتر ہیں جن کی ایک سند بھی معلوم نہیں، ان کے دیوی دیوتا خیالی ہیں جن کا اپنی زبان سے کہا ہوا ایک جملہ بھی مصدقہ نہیں، ان کے اوتار اور بدھ بھکشو اور پنڈت و پادری سب دلیلیں پیش کرنے میں گونگے، بہرے اور اندھے ہیں، ہاں بالکل ایسے ہی جیسے قرآن حکیم نے فرمایا:

اَوْ كَظُلُمَاتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ نُوْرًا فَمَا لَهُ مِنْ نُّوْرٍ (النور:۴۰)

”ان اندھیروں کی طرح ہیں جو گہرے سمندر میں ہوں ڈھانکتی ہے اس کو موج پھر اس کے اوپر موج، اس کے اوپر بادل، اوپر تلے اندھیرے ہیں، جب اپنا ہاتھ نکالے، نہ دیکھ سکے اس کو اور جس کو اللہ ہی نور نہ دے اس کے لیے کوئی نور ہدایت نہیں ہے۔“

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ عقل کے اندھے...... اپنے خیالی دیوی دیوتاؤں کو...... اپنے باطل مذہب کے بھکشوؤں، پنڈتوں، پادریوں، جوگیوں، راہبوں اور ملنگوں کو...... اپنی قوم کے گزرے ہوئے راجوں مہاراجوں کو...... یاد رکھنے کے لیے دنیا کی گھٹیا، ذلیل، فانی چیزوں کا سہارا لینے پر مجبور ہیں، نتیجہ یہ کہ اس ہلاکت کی طرف بڑھتی دنیا کی پھسلواں ڈھلوانوں پر الٹ پھیر کھاتے، اوہام وخرافات کو اپنی نجات کی سیڑھی سمجھنے والے مزید ہلاکت اور رسوائی کے گڑھے میں گرتے جاتے ہیں۔

شیطان انہیں یہ پٹی پڑھاتا ہے کہ یادگاریں بنانا اور یاد منانا بڑا نیک کام ہے، اس کے بل پر ہی تمہارا یہ خرافاتی باطل عقیدہ زندہ رہ سکتا ہے ورنہ یہ "مردہ عقیدہ" تو کب کا دفن ہو کر تاریخ کے صفحات سے بھی گم ہو چکا ہوتا۔

نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کو تاکید کی:

ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما: کتاب اللہ وسنۃ رسولہ

"میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں تم گمراہ نہیں ہو گے جب تک ان کو مضبوطی سے پکڑے رکھو گے۔ کتاب اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی سنت۔ (مؤطا، باب القدر، ح:۳۔ منقطع روایت لیکن شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔ مستدرک حاکم: ۱/۹۳۔ السلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۱۷۶۱)

لہٰذا ان دو چیزوں کے ساتھ مضبوطی سے جمے رہنا اور ان کو اپنے ہاتھوں سے تھامے رکھنے ہی میں نجات کا سارا دارومدار ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یادگاریں منانے کی بجائے مٹانے والا دین

آغازِ اسلام میں خصوصاً مکی زندگی میں مسلمانوں کو بڑے کٹھن حالات سے گزرنا پڑا، اس وقت توحید و رسالت اور ایمان بالآخرت ہی کا عقیدہ مضبوط کرنے کے مضامین پر مشتمل آیات نازل ہوتی رہیں، ہجرت کے بعد غزوات کے ساتھ ساتھ معاشرتی، معاشی، سیاسی، دعوتی، غرض ہر طرح کے احکامات کا نزول ہونا شروع ہوگیا۔ ۸ھ میں مکہ مکرمہ فتح ہوا تو نبی اکرم ﷺ بیت اللہ شریف کے اندر داخل ہوئے۔ اس وقت کعبہ کے اردگرد ۳۶۰ بت تھے۔ آپ کے ہاتھ میں لکڑی تھی آپ اس سے بتوں کو کچوکہ لگاتے اور یہ آیت تلاوت کرتے جاتے:

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ (حق آچکا اور باطل برباد ہو چکا۔ اسراء: ۱۷)۔ (بخاری: ۴۲۸۷۔ مسلم: ۱۷۸۰۔ ابن ابی شیبہ: ۳۶۸۸۸)

فتحِ مکہ کے موقع پر لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے، تقریباً ہر بڑے قبیلے کا ایک ایک بڑا بت تھا جس کی وہ چھوٹے بتوں کی ساتھ ساتھ پوجا کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے۔ چھوٹے بت تو مسلمان ہونے کے بعد انہوں نے سب اپنے ہاتھوں توڑ دیے لیکن بڑے بتوں کو توڑنے میں کچھ جھجک تھی کہ نا معلوم کیا ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے ان بتوں کو توڑنے کے لیے باقاعدہ صحابہ کرام کی مہمات بھیجیں۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو جب پتا چلتا کہ حدیبیہ کا وہ میدان جہاں ایک ببول کے درخت کے نیچے بیٹھ کر رسول اللہ ﷺ نے شہادتِ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا قصاص لینے کے لیے صحابہ کرام سے بیعت کی تھی، بعض لوگ اس درخت کی زیارت کے لیے جاتے ہیں تو انہوں نے اس درخت کو کٹوا دیا۔

(البدع والنھی عنھا، لابن وضاح: ۱۰۷ اس کی سند میں کچھ کلام ہے)

سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں ابوالھیاج اسدی سے کہا: میں تمہیں اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا؟ مجھے آپ ﷺ نے مجھے فرمایا تھا کہ جو قبر اونچی نظر آئے اسے زمین کے برابر کر دینا، جو بت نظر آئے اسے توڑ دینا اور جو تصویر نظر آئے اسے مسخ کر دینا۔ (مسلم، کتاب الجنائز: ۲۲۴۴)

اس حدیث سے پتا چلتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یادگاریں مٹانے کے لیے باقاعدہ صحابہ کرام کو بھیجا اور صحابہ کرام نے بھی اپنے اپنے دورِ خلافت میں یادگاریں جو شرک کے گڑھ تھے، قبریں جو باقاعدہ پوجی جاتی تھیں اور تصویریں جو شرک کا دروازہ کھولتی ہیں ان سب کو ختم کرنے کے لیے باقاعدہ مہمات چلائیں تاکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اسلامی رقبہ حکومت میں کہیں بھی ان کے آثار باقی نہ رہیں۔ جب بھی کوئی نیا شہر فتح ہوتا تو اس میں موجود تمام شرکیہ آثار ختم کر دیے جاتے صرف وہ آثار باقی رکھے جاتے جو شہری حدود سے باہر کافروں کی بستی کے اندر ہوتے، ان پر بھی یہ پابندی عائد تھی کہ وہ ان آثار کی نمائش سر عام نہیں کریں گے، نہ ہی ناقوس یا دیگر اپنی مذہبی آوازیں اتنی اونچی کریں گے کہ ان کے گھروں سے باہر آواز جائے۔ (فقہِ عمر رضی اللہ عنہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یادگاریں اور امراضِ رذیلہ

یادگاریں بنانے اور یاد منانے کے جذبے کی تہہ میں بہت سے ایسے قلبی و ذہنی امراض پوشیدہ ہیں جو انسان کی عبدیت کے لیے سخت مہلک اور خطرناک ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے یادگاروں سے متعلقہ کوئی صورت بھی جائز قرار نہیں دی۔ بے خدا، بے ایمان اور بدتہذیب قوموں نے ہی اس شوقِ باطل کو زبان دی اور دنیا بھر میں اسے پروان چڑھایا۔ آیئے! ایک نظر دیکھیں کہ شرعی طور پر یادگاریں بنانے اور منانے میں ایک مسلمان کے ایمان اور اخلاص کو کون کون سے مہلک خطرات آگھیرتے ہیں۔

ریا:

یہ ایک خطرناک روحانی مرض ہے، جس میں مبتلا مریض یہ چاہتا ہے کہ اس کا اپنی ذات کو فائدہ پہنچانے والا کام یا معاشرے کی بھلائی کے لیے کیا ہوا کام منظر عام پر آئے، لوگوں کو اس کی خبر ہو جائے تاکہ وہ اس شخص کو نیک گمان کریں اور اس کی تعریف بھی کریں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام کا منصوبہ تیار کر کے اسے مشتہر کرنا...... نیکی کرتے ہوئے تصویر اتروانا ......نیکی کے کام کی خبر بنا کر اسے اخبارات میں لگوانا...... تختی نصب کی جا سکتی ہے تو تختی متعلقہ کام پر یا جگہ پر لگوا دینا...... کسی کام کے ساتھ اپنا نام جوڑ دینا...... متعلقہ کام کی تشہیر کے لیے چند ایسے لوگوں کو تیار کرنا جو دوسروں کے سامنے اس شخص کی تعریفوں کے پل باندھتے رہیں...... کام کرتے ہوئے لوگوں پر اس کے ظاہر کرنے کے کوئی اور ممکنہ انداز اختیار کرنا۔

ریا کرنے والے انسان کا دماغ ان سب چکروں کے گرد گھومنے لگتا ہے اور اگر ان میں سے سوچا ہوا اندازِ ریا طریقہ کسی وجہ سے رہ جائے تو شیطان اسے سخت طیش دلا دیتا ہے، اسے یہ فکر لاحق کر دیتا ہے کہ اتنی مشکل...... محنت...... اور دماغ سوزی سے تیار کیا ہوا ریا (اپنے آپ کو اچھا کہلوانے) کا منصوبہ خاک میں مل گیا۔

بے خدا اور بدتہذیب دنیا کے اس ریا کارانہ جذبے کے برعکس اللہ تعالیٰ نے بندے سے جس جذبے کا مطالبہ کیا ہے وہ اخلاص ہے، یعنی صرف اللہ ہی کے لیے اپنے ذاتی اجر و ثواب کے حصول...... یا معاشرے اور افراد کی فلاح و بہبود پر مبنی کام کرنا...... اور یہ کام کرتے ہوئے ان چیزوں سے بے پروا ہو جانا جنہیں ایک بے خدا آدمی ملحوظ رکھتا اور ترجیح دیتا ہے۔ (تفصیل کے لیے: نیت، اخلاص اور عمل)

ریا کا ایک نقصان یہ بھی ہے کہ معاشرے اور افراد کی بھلائی کا مقصد کہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دور جا کر چھپ جاتا ہے اور اس پر معاشرے سے دادو تحسین وصول کرنے کا مقصد ہر طرف منڈلانے لگتا ہے۔

چنانچہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب کسی گلی کو کوئی کونسلر پختہ کرواتا ہے تو اس پر تختی آویزاں کرنا نہیں بھولتا، پختہ کی ہوئی گلی اگلے سال تک اپنی پہلی (کچی) حالت سے بھی بدتر ہو جاتی ہے اور اس کے کونے پر نصب تختی کونسلر کی اس خدمتِ خلق کے جذبے کا منہ چڑا رہی ہوتی ہے۔

نبی ﷺ نے ریا میں موجود ہلاکتوں سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا:

جو شخص سنانے کے لیے کام کرے گا اللہ اس کے عمل کو سنوا دے گا اور جو دکھانے کے لیے عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو دکھا دے گا۔ (بخاری: ۶۴۹۹۔ مسلم: ۲۹۸۷)

یہ اللہ کے لیے کام کرنے ہی کا جذبۂ اخلاص تھا کہ صحابہ کرام نے انبیاء کے بعد دنیا کے تمام لوگوں کے مقابلے میں زیادہ عظیم کارنامے انجام دیے لیکن انہیں مشتہر کرنے کا کبھی خیال تک نہیں آیا بلکہ انہیں یہ فکر لاحق رہتی تھی کہ کہیں ریا کا زنگ ان کی اس نیکی کو گہنا دینے کا باعث نہ بن جائے اور وہ اسے دکھاوے کی ہر قسم سے بچانے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: نیت اور اخلاصِ عمل)

فاتح ایران سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس جب رات کی تاریکی میں ایک گم نام مجاہد اپنا چہرہ چھپائے، کسریٰ کا تاج جو قیمت میں دربار کی ہر چیز سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھ کر تھا، لے کر آیا تو اس نے اپنا نام تک نہیں بتایا، اپنے امیرِ لشکر کے نام پوچھنے پر صرف یہ کہا: جس کے لیے یہ کام کیا ہے وہ میرا نام جانتا ہے۔

بے شک جس کے لیے اس گم نام مجاہد نے یہ کام کیا تھا، اس کی کتاب میں اس کا نام اتنے خوب صورت، اتنے جگمگاتے، زریں الفاظ میں درج ہے جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ روزِ قیامت جب یہ نام بولا جائے گا تو یقیناً فرشتے اس کی تعظیم و تعریف میں سبحان اللہ کہہ کر اسے مبارک باد دیں گے، جنات و انسان سمیت تمام مخلوقات کے دل اس شخص کی عظمت و محبت اور اعترافِ خیر سے بھر جائیں گے۔ ان شاء اللہ

تمغے، انعامات اور القابات:

ریا ہی کی ایک بیخ تمغہ دینا...... انعام دینا...... اور لقب دینا ہے، یہ بیخ خود نمائی کی جڑوں سے پھوٹتی ہے اور بڑی تیزی سے آکاس بیل کی طرح نیکی کا جو اصل کام تھا اسے ہڑپ کر جاتی ہے اور کام کرنے والے کے پاس چھلکے کی طرح صرف تمغہ، لقب یا انعام رہ جاتا ہے، جس کی قیمت بعض اوقات اس ریا کار دنیا میں ایک کوڑی کی بھی نہیں رہتی۔

انعام اور لقب دینا شریعت نے حرام قرار نہیں دیا لیکن انہیں اس قدر عام بھی نہیں کیا کہ ہر چھوٹا موٹا کام کرنے والے کو انعام یا لقب سے نواز دیا جائے بلکہ امیر، سرپرست یا مدیر المہام واقعی کسی کا استحقاق سمجھے تو اسے انعام یا لقب دے سکتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر انعام یا لقب دینا عام کر دیا جائے تو اہلِ اختصاص کا اختصاص باقی نہیں رہتا، اس لیے اس معاملے میں احتیاط کی اشد ضرورت ہے۔

رہے تمغے تو یہ بے خدا بد تہذیب لوگوں کی ایجاد ہے، اسلام میں ان کا کوئی وجود نہیں لہٰذا مسلمانوں کے لیے یہ درست نہیں کہ وہ تمغے دینے کے رواج کو جاری رکھیں بلکہ انہیں یہ سب کافروں ہی کے لیے رہنے دینا چاہیے کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من تشبه بقوم فهو منهم (ابو داؤد: ۴۰۳۱)

''جس نے کسی قوم کی مشابہت کی وہ انہی میں سے ہے۔''

کام یا کارنامہ جس کے لیے انجام دیا جاتا ہے، وہی تمغہ، انعام یا لقب بھی دینے کا مجاز ہوتا ہے۔ اسلام میں چوں کہ صرف واحد اللہ کے لیے کام یا کارنامہ انجام دیا جاتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ ہی کا یہ منصب ہے کہ وہ اپنے بندوں کو حسنِ کارکردگی کی سند، مبارک، انعام، تمغہ یا لقب عطا کرے، اور اس مقصد کے لیے رب کریم نے کام کرنے والوں کے لیے ایک ہی دن آخرت کو مقرر کر دیا ہے، اس دن انعامات والقابات اور تمغوں سے اہلِ ایمان و عمل کو نوازا جائے گا۔

اہلِ دنیا بعض اوقات معمولی کام کرنے والوں کو بڑے بڑے لقب، انعام یا تمغے دے دیا کرتے ہیں اور اگر کسی کو نہ دینا چاہیں تو بڑا کام کرنے والوں کو بھی محروم قرار دے دیتے ہیں، بلکہ حکومتیں اپنے غداروں کو تمغے، القابات اور انعامات

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے کر بھی واپس لے لیا کرتی ہیں۔

یہ انصاف کرنا اور بخوبی پتا چلانا کہ کسی شخص کا کیا ہوا کام معاشرے اور افراد کے لیے کتنے بڑے پیمانے پر افادیت کا حامل ہے، یہ صرف رب کریم ہی کا وصف ہے جو غیب کا جاننے والا، نیتوں سے واقف اور کسی کام کے مابعد اثرات کا بھی علم رکھتا ہے۔

محنت کسی کی، پھل کسی کی گود میں:

عموماً جن قومی یا قبائلی واقعات کی یادگار بنائی جاتی ہے یا یاد منائی جاتی ہے اس میں اکثر واقعات ایسے ہوتے ہیں جن میں پوری قوم یا بہت زیادہ افراد کی مشترکہ کوشش، محنت، اور قربانیاں شامل ہوتی ہیں لیکن تمغہ...... انعام...... یا یادگار کو کسی ایک لیڈر یا شخص سے منسوب کر دیا جاتا ہے، اس طرح جن لوگوں کی حقیقی محنت ہوتی ہے وہ محروم اور بے نام رہ جاتے ہیں اور نامور یا ہوشیار شخص دنیا والوں سے اس کا پھل وصول کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

اسلام نے یادگار بنانے یا منانے کی نفی کر کے افراد اور ان کے زعماء کو اس ناانصافی، محرومی اور دھاندلی سے بچا لیا ہے اور اخلاص کی بنیاد پر عمل کرنے کا جذبہ بیدار کر کے بغیر کسی غل وغش کے روزِ آخرت محنت اور اس پر ملنے والے اجر کو موخر کر دیا ہے۔

مقابر و مزارات:

زندہ رہنے کے جنون نے لوگوں کو زندوں کے لیے گھر مہیا کرنے کی بجائے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردوں کے لیے پر تکلف مقبرے بنانے اور انہیں اگلی زندگی میں اپنی طرف سے عیش و آرام مہیا کرنے کے خیالی منصوبوں کے جال میں پھنسا لیا۔ کسی بھی مشرک اور کافر قوم کا مطالعہ کریں ان کی تاریخ اور سرزمین مقابر و مزارات سے بھری پڑی ہیں۔

قدیم دور کے مصری لاش کو حنوط کر کے، اہرام بنا کر، اس کے اندر اگلی زندگی میں مردے کے کام آنے کے لیے لونڈی، غلام، سواریاں، اناج، ہیرے، جواہرات، لباس، برتن غرض ہر طرح کا سامان بھی ساتھ دفن کرتے۔ جتنی بڑی شخصیت ہوتی یا جتنے زیادہ لواحقین کے پاس وسائل ہوتے، اتنے زیادہ سامان اور بڑے اہرام تعمیر کیے جاتے۔ پھر ان اہراموں پر اتنی انسانی محنت اور دماغی ذہانت و تدبیر بروئے کار لائی جاتی کہ جدید سائنسی آلات بھی ان اہراموں کو توڑنے یا کھولنے میں ناکام ثابت ہو رہے ہیں۔

قدیم یونانی جو ستاروں کی پوجا کرتے تھے ان کے ہاں بھی مرنے والوں کے مقبرے بنانے کا رواج عام تھا۔

یونانیوں کی طرح رومیوں کا یہ عقیدہ بھی تھا کہ مرنے والا مردوں کی دنیا میں دریا پار کر کے جائے گا اس لیے اس کے منہ میں ایک سکہ رکھ دیتے تاکہ دریا پار کروانے والے کو کرایہ دے سکے۔ (لوہے کا زمانہ، ص: ۱۲۴)

چین میں تاؤ خاندان کے شاہوں میں رواج تھا کہ انہیں مرنے کے بعد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقبرے میں دفن کر دیا جاتا اور ساتھ ہزاروں فوجیوں کے قطار در قطار مجسمے بھی کھڑے کر دیے جاتے جو شاہ کے حکم کے منتظر رہتے۔ (تہذیب کی کہانی، از ڈاکٹر مبارک علی)

روم کے لوگ مردے کو جلا کر اس کی راکھ ایک بوتل میں ڈال کر اسے خاندانی قبرستان میں دفن کر کے قبر پر کتبہ لگاتے جس پر مرنے والے کا نام، اس کی صفات اور اس کی شبیہ بھی کندہ کی جاتی۔ (لوہے کا زمانہ، ص:۱۲۳)

اوسلو شہر میں بائی گڈوے مقام پر میوزیم گوکسٹاڈ شِپ، بادشاہ کارل چوہان کا جہاز تھا جس میں اس زمانے کی رسم کے مطابق بادشاہ کو دفن کیا گیا جب کہ ملکہ کو اس کی تفریحی کشتی اوسے برگ شِپ میں دفنایا گیا۔ اس جہاز میں اس کے بیش قیمت جواہرات و زیورات، ملبوسات، روزمرہ کا سامان اور پھر برتن وغیرہ بھی دفنائے گئے۔ (سفرنامہ یورپ، از س ف اعجاز، ص:۲۱)

اپنے آپ کو زندہ رکھنے کی انتہاء یہاں تک پہنچی کہ اکثر بادشاہ، ملنگ، پیر، امرا اپنی زندگی ہی میں اپنے لیے مقبرے بنوا لیتے ہیں۔

ربِ اکرم نے سب سے پہلے انسانی قتل ...... اور پھر اس کی تدفین کا جو الہامی طریقہ بتایا، دنیا کے تمام میت اور تدفین کے طریقوں سے زیادہ بہتر، آسان اور سادہ طریقہ ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے مزارات و مقابر بنانے سے سختی سے منع کیا۔ ایک روایت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہے:

رسول اللہ ﷺ نے پختہ قبر بنانے، اس پر بیٹھنے، اور اس پر عمارت تعمیر کرنے سے منع کیا۔ (صحیح مسلم، کتاب الجنائز)

رسول اللہ ﷺ نے پکی قبر بنانے، اس پر لکھنے، اس پر عمارت بنانے اور اس پر چلنے سے منع کیا ہے۔ (مسلم، کتاب الجنائز)

شریعتِ اسلامیہ نے میت پر دنیوی اخراجات یا چیزوں کے حوالے سے اگر کچھ کرنے کی اجازت دی ہے تو وہ صرف تین چادروں پر مشتمل کفن ہے جو نہ ہونے کی صورت میں اس سے بھی کم کپڑوں میں دیا جا سکتا ہے۔ پھر اس کے لیے یہ بھی ضروری نہیں کہ کفن نئے کپڑے کا ہو۔ خلیفہِ اول ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مرنے سے پہلے فرمایا کہ مجھے میری یہی دونوں چادریں دھو کر ان کا کفن دے دینا، عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہم نئی چادریں لے سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے لیکن زندوں کو مردے کے نسبت نئے کپڑے کی ضرورت زیادہ ہے۔ (سیر الصحابہ، ج اول، ص:۵۶)

اس طرح اسلام کی نبی اکرم ﷺ کے بعد سب سے عظیم شخصیت، خلیفہِ اول نے اہلِ اسلام پر واضح کر دیا کہ جہاں پیسہ یا سامان خرچ کر کے اسلام کا یا کسی فرد کا کوئی حقیقی فائدہ نہ ہو وہاں خرچ کرنے سے بچنا چاہیے۔

غور کیجیے! مشرک اور کافر قوموں کے بادشاہ مرتے ہوئے بھی اپنی ساری

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دولت اپنے ساتھ لے جاتے تھے اور مسلمانوں میں سے بھی وہ بادشاہ جو اسلامی احکام سے دور تھے انہوں نے بھی مشرکوں اور کافروں کی طرح اپنے لیے بڑے بڑے مقبرے بنائے اور دولت کو بے تحاشا خرچ کر کے دنیا میں اپنا نام اور اپنی ذات زندہ رکھنے کی بھونڈی کوشش کی۔ افسوس تو اس بات پر ہے کہ ہمارے یہاں جنہیں نام نہاد مذہبی پیر، بزرگ، ولی، قطب الاقطاب، غوثِ زماں، زبدۃ الاولیاء، سید الاصفیا وغیرہ سمجھا جاتا ہے ان کے مزار اور مقبرے بھی اسی شان وشوکت والے اور اسی طرح کروڑوں روپیہ خرچ کر کے بنائے گئے ہیں جس طرح روم و یونان اور ہندو جیسی بت پرست، مشرک قوموں کے مقبرے بنائے گئے ہیں۔

صرف یہی نہیں دیگر تدفین و میت کی رسومات میں بھی انہی گھٹیا مشرک قوموں کی نقالی کی گئی، مرنے کے بعد قل، چالیسویں، جمعراتیں، ختم، برسی، قبروں اور آستانوں پر پھول سہرے گانے ہار چڑھانا، وہاں ہندو کی طرح پانی کی گھڑولیاں بھرنا، چادریں چڑھانا، دیگیں اور لنگر پکانا، چمٹا اور ڈھول بجانا، پیشہ ور بھکاریوں کا مانگنے کے لیے، ان درگاہوں اور آستانوں پر ہر مشکل میں رجوع کرنا ماتھا ٹیکنا، سجدہ کرنا، قبروں کو چومنا، قبروں کی طرف پیٹھ نہ کرنا کہ اندر موجود سرکار کی بے ادبی ہوگی، پھر ان صاحب مزارات کو خوش کرنے کے لیے دودھ، جانور، اناج، پیسے، سونا، چاندی اور دیگر اشیا کے چڑھاوے چڑھانا، قبروں پر دیے جلانا، غرض

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پورے کا پورا سلسلہ وہی ہے جو ہندو، اہل یونان، عیسائی، بدھ مت، اہلِ روم وغیرہ گمراہ قوموں کے ہاں کیا جاتا ہے۔

ذرا شہر خموشاں کی طرف جا کر دیکھیے! قبرستانوں کے ساتھ دور دور تک تختیاں لکھنے والوں، پھر سہرے بیچنے والوں...... ڈھول چمٹا بجانے والوں، دیگیں تقسیم کرنے والوں اور پیشہ ور بھکاریوں کا سلسلہ پھیلا ہوا ہے۔ حالاں کہ مسلمانوں کے قبرستان کے قریب سوائے گورکن کے اور کسی چیز کی ضرورت ہے ہی نہیں۔

یہ سب کیا ہے صرف یادگار بنانے اور یاد منانے کی لایعنی، شرکیہ رسومات جنہیں اسلام نے سختی سے روکا۔ برصغیر کے مسلمانوں کے قبرستان مزارات میں اس طرح ڈھلے ہوئے ہیں کہ اصل اسلامی قبرستان نظر ہی نہیں آتا۔

اگر قبر کے نشانات یا صاحبِ قبر کی یادیں اتنی ہی ضروری ہوتیں تو آج ہر صحابی کی اور ہر نبی کی قبر موجود ہوتی...... لیکن انبیائے کرام کی قبروں میں سے صرف نبی آخر الزماں ﷺ کی قبر یقینی طور پر موجود ہے باقی سب انبیاء کی قبریں موجود نہیں ہیں اور ان کے متعلق جو کچھ بیان کیا جاتا ہے وہ صرف خیالی ہے، یقینی نہیں۔

تختیاں لکھنے والے، پھول سہرے بیچنے والے، ڈھول چمٹے بجانے والے سب شرعاً ایک ایسے لایعنی اور ممنوع کام میں مصروف ہیں جن کی شریعت نے اجازت نہیں دی بلکہ منع کیا ہے اور وہ اس پیشے کے ذریعے حرام کما رہے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرک گڑھ:

یادگاریں اپنے ساتھ شرک کے تمام مظاہر ساتھ لے کر آتی ہیں کیوں کہ یادگاریں بنانے والی اقوام شرک وکفر میں مبتلا تھیں اور انہوں نے اپنے شرکیہ عقائد ہی کو تسکین پہنچانے کے لیے اور شرک کے مظاہر ہی کو عام کرنے کے لیے یادگاروں کا سلسلہ شروع کیا، یہی وجہ ہے کہ شروع میں ہر قوم نے صرف اپنے عقائد کے مطابق مذہبی پنڈتوں ، پروہتوں پجاریوں، مجاوروں، ملنگوں، درویشوں، سنیاسیوں، جوگیوں، بھکشوؤں، راہبوں، پادریوں، بزرگوں، پیروں، مرشدوں، صوفیوں، سجادہ نشینوں سے وابستہ یادگاروں کا سلسلہ شروع کیا جو آہستہ آہستہ دنیوی کاموں کی یادگاروں تک متعدی ہو گیا بلکہ اکثر جگہ تو مذہبی اور دنیوی دونوں کو یک جا کر کے یادگاریں بنائی گئیں ۔ مثلاً کسی بھی مزار کے ساتھ مسجد، اسکول، پارک، ہسپتال، لائبریری، متعلقہ شخصیت کے یا دیگر مذہبی شخصیتوں کے آثار و نوادارت کی نمائش ...... بھجن، اشلوک، مذہبی ترانے، نعتیں، قوالیاں گانے والوں کے ساتھ، ساتھ فلمی گانے گانے والے، رقص کرنے والے، بھنگڑا ڈالنے والے، کرتب دکھانے والے، پھکڑ باز، بھانڈ اور جگت باز بھی اکٹھے ہوتے ہیں۔ پاکستان جیسے ملک میں جہاں مزاروں پر مقابلہ حسنِ قرأت اور درسِ قرآن اور علماء کی تقاریر بھی ہوتی ہیں۔ وہاں غزلیہ اور مزاحیہ مشاعرے، بھی ہوتے ہیں۔ شرابی،

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھنگی، چرسی، نوسر باز، زانی اور طوائفیں تک پیدل چل کر آتے ہیں۔

یہی وہ جگہیں ہیں جہاں شرک کے دیگر انداز بھی کھلے عام جاری و ساری رہتے ہیں مثلاً ہاتھ دیکھنے والے، فال نکالنے والے، غیب کا حال بتانے والے، ستارے اور قسمت کا جوڑ بتانے والے، زائچہ بنانے والے، محبوب کو قدموں میں لا کر بٹھا دینے کے دعوے کرنے والے بھی جگہ جگہ اپنی دکان چمکا رہے ہوتے ہیں۔

ان مزارات، مقابر اور یادگاروں پر آ کر فریادیں کرنا، دعا کرنا، ماتھا ٹیکنا، جالیاں اور دروازے چومنا، ان کے دروازوں کو بہشت کے دروازے سمجھ کر ان کے اندر سے گزرنے کو سعادت سمجھنا، ان کے لنگر کو باعثِ برکت خیال کر کے کھانا، چڑھاوے چڑھانا، منتیں ماننا، گھڑولیاں بھرنا، ان یادگاروں پر لگی دکانوں پر چیزیں خریدنا بھی باعثِ برکت سمجھنا، غرض شرک کی ہر قسم ان یادگاروں اور مزاروں پر اکٹھی ہو جاتی ہے۔

لوگوں کو مستحقین کی مدد کے لیے کہا جائے یا تبلیغ و جہاد کے لیے خرچ کرنے کو کہا جائے تو سو پچاس روپے بھی مشکل سے دینے کے لیے آمادہ ہوتے ہیں لیکن ان آستانوں پر چڑھانے یا آنے کے لیے وہ ہزاروں اور لاکھوں روپے بھی آسانی سے خرچ کر دیتے ہیں۔

جو لوگ کسی مجبور و محروم کا ہاتھ بٹانے کے لیے وقت کی کمی کا رونا روتے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ بھی ان یادگاروں اور مقبروں کے لیے کئی دن یا گھنٹوں کا سفر کرتے اور ہر قسم کی مشقت برداشت کرتے ہیں۔

جو لوگ اپنی ذات میں بڑے صاف ستھرے اور نفیس مزاج ہوتے ہیں ان یادگاروں اور آستانوں پر کمینے، اوباش، غلیظ بدزبان لوگوں کی نہ صرف موجودگی برداشت کرتے بلکہ ان سے سروں پر ہاتھ پھرواتے، ان کے گندے ہاتھوں سے تبرک لے کر کھاتے، اور ان کی گندی گالیاں سن کر مسکرا دیتے ہیں۔

رحمت سے محروم جگہیں:

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آنے کا وعدہ کیا لیکن نہیں آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں لکڑی تھی، آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا اور نہ اس کے قاصد وعدہ خلافی کرتے ہیں پھر آپ نے ادھر ادھر دیکھا تو آپ کو چارپائی کے نیچے کتے کا پلا نظر آیا۔ آپ نے فرمایا: عائشہ! یہ پلا کب آیا؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے کہا: قسم اللہ کی مجھے خبر نہیں کہ یہ کب آیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کو باہر نکالنے کا حکم دیا اور اسے باہر نکال دیا گیا تو اسی وقت جبرئیل علیہ السلام اندر آ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اور میں کب سے انتظار میں تھا۔ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: یہ کتا جو آپ کے گھر میں تھا، اس نے مجھے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روک رکھا تھا، ہم اس گھر میں نہیں جائے جس میں کتا اور تصویر ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب اللباس، باب تحریم تصویر صورۃ الحیان)

معلوم ہوا کہ کتا اور تصویر اگر نبی اکرم ﷺ کے گھر میں بھی ہوں تو رحمت کے فرشتے نہیں آتے، تو پھر جن شہروں، جن عمارتوں، جن گلیوں اور بازاروں، جن غاروں اور پہاڑوں میں جان داروں کی تصویریں بنائی گئی ہوں یا مجسمے تراش کر سجائے گئے ہوں وہاں بھلا رحمت کے فرشتے کیسے آئیں گے؟ وہاں تو غضب کے فرشتے آئیں گے یا شیطان دندناتا پھر رہا ہوگا۔

اہلِ شرک وکفر نے ان تصویروں اور مجسموں کو الوہیت کے درجے پر پہنچا دیا، چنانچہ ہندوؤں کے ہاں جگہ جگہ رام، لیلا، کیکئی، کورو پانڈو، بھگوان، راون، کولکتہ دیوی، لکشمی دیوی، گنیش دیوتا، گیوماتا، چندربنسی، اگنی دیوتا، شیو جی کے مجسمے نصب ہیں بلکہ ان کے چھوٹے چھوٹے مجسمے بھی بنائے جاتے اور فروخت کیے جاتے ہیں۔ فرانس، اسپین، روم، یونان، یورپ، چین، جاپان غرض ہر قدیم وجدید تہذیبوں اور قوموں میں جگہ جگہ مجسمے نصب کرنا اور اپنے مشاہیر اور عوامی تہذیب کی جھلکیاں تصاویر کے ذریعے ظاہر کرنا عام ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس شخص سے بڑھ کر زیادہ ظالم کون ہوگا جو میری طرح پیدا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا (بنانا) چاہے، اچھا ایک دانہ یا ایک چیونٹی تو بنائیں۔ (صحیح بخاری، باب نقض الصور)

صحیح مسلم میں روایت ہے کہ اللہ فرماتا ہے:

اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو میری پیدا کی ہوئی چیز کی طرح بنانے کا ارتکاب کرے اسے چاہیے کہ وہ چیونٹی ہی پیدا کر دے یا ایک دانہ گیہوں کا یا ایک دانہ جو کا ہی بنا دے۔ (مسلم، کتاب اللباس)

نبی اکرم ﷺ نے مشرکوں اور کافروں کی اس ذلیل عادت کا تذکرہ کر کے تنبیہ بھی کی ہے کہ امت مسلمہ اس کام سے اپنے آپ کو بچا کر رکھے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حبشہ میں ایک کنیسہ دیکھا جس میں تصویریں تھیں۔ انہوں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب ان کا کوئی صالح شخص مر جاتا تو اس کی قبر پر عبادت گاہ بنا لیتے اور اس میں یہ تصویریں بنا لیا کرتے۔ یہ لوگ قیامت کے روز بدترین لوگ قرار دیے جائیں گے۔

(سنن نسائی، کتاب المساجد)

ان احادیث کی روشنی میں ایک مسلمان کے لیے درج ذیل امور کا اختیار کرنا جائز نہیں ہے۔

☆ کسی جان دار کا مجسمہ یا تصویر بنانا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ مجسمہ یا تصویر خریدنے اور بیچنے کا کام کرنا

☆ مجسمہ یا تصویر کا کسی بھی عمارت میں رکھنا

☆ جہاں مجسمہ اور تصویر ہو وہاں داخل ہونا (تفصیل کے لیے دیکھیے: تصویر ایک فتنہ)

تختیاں نصب کرنے کا خبط:

یادگاریں بنانے اور یاد منانے کا شوق قوم کے ہر فرد میں تختی لگوانے اور نام کندہ کروانے کا جنون پیدا کرتا ہے۔ نتیجہ یہ کہ ہر چھوٹی بڑی عمارت رنگا رنگ تختیوں سے سجادی جاتی ہے۔

نام کے ساتھ القابات بھی تجویز کیے جاتے ہیں، شیخ، الحاج، مخدوم، علامہ، مولانا، قریشی، سہروردی، قادری، چشتی، اویسی، حسنی، حسینی، فاروقی، علوی، فاطمی، جعفری، عسکری، بخاری، نقوی، رئیس العلماء، خطیب الخطبا، خان بہادر، سر، لارڈ، پرنسپل، چیئرمین، ایم این اے، ایم پی اے، آنریری سیکرٹری، آنریبل، سررشتہ فلاں فلاں، ٹوانہ، دولتانہ، چیمہ، سگِ مدینہ، غرض ہر زندہ شخص کے مکان اور مردہ شخص کی قبر پر...... ہر قومی اور ذاتی تعمیر پر تختیاں ہی تختیاں نصب ہونے لگتی ہیں۔

یاد رہے کہ دنیوی کاموں میں سہولت اور ضرورت کی بنا پر تختیاں لکھنا حرام یا فضول نہیں مثلاً گھر کے باہر صاحب خانہ کا نام لکھنا، راستوں پر علامتی نشان لگانا، دکانوں پر متعلقہ ضروری تحریر کی تختی لگانا، جو عمارت جس مقصد کے لیے بنائی گئی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اس مقصد کو لکھنا، یہ سب جائز ہے کیوں کہ اس سے عوام کو فائدہ اور سہولت رہتی ہے اور کسی سے پوچھنے کی بجائے مطلوبہ جگہ تک پہنچا جا سکتا ہے۔ لیکن مرنے کے بعد قبر پر تختیاں لگانا شرعاً جائز نہیں۔

مشاہیر کی بے جا تعریف:

یاد منانے اور یادگار بنانے کا مرض اپنے ساتھ بے جا تعریف کرنے کی بیماری بھی ساتھ لے کر آتا ہے۔ چنانچہ جس شخص نے یادگار بنائی ہے، یا جس کی یاد منائی جا رہی ہے اس کی تعریف و ستائش کے لیے ہر وقت لکھاریوں کی ایک جماعت تیار رکھنا پڑتی ہے۔ مشاعرے کروائے جاتے ہیں، مضامین اور مقالے لکھوائے جاتے ہیں اور پھر انہیں چھپوانے کے لیے چندے اکٹھے کرنے کا کام بھی کیا جاتا ہے۔ مشاہیر کی تعریف کرنے اور اپنی تعریف کروانے کا یہ مہلک مرض اس قدر عام ہو گیا ہے کہ اب جو شخص مرتا ہے اس پر مضمون تعریفی یا تعارفی لکھنا ضروری خیال کیا جاتا ہے، چاہے اس کی معاشرتی خدمات چند لوگوں ہی تک محدود ہوں۔

صرف یہی نہیں، اپنی پسند کے سیاسی لیڈروں، ادیبوں، شاعروں یا کسی رفاہی تنظیم کے سرپرستوں پر ان کی زندگی ہی میں دھڑا دھڑ کتب لکھنے کا مرض بھی عام ہو گیا ہے۔ یہ انداز بھی باہر کے لوگوں ہی سے درآمد کیا گیا ہے ورنہ اسلام میں تعریف یا تعارف کا انداز یکسر مختلف ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کسی کی بے جا تعریف کرنے کو خوشامد قرار دیتا اور اسے سختی سے منع کرتا ہے کیوں کہ بے جا تعریف میں جھوٹ اور دھوکا شامل ہوتا ہے۔

اگر کسی میں کوئی قابلِ تعریف عادت ہے بھی تو اسلام یہ اجازت نہیں دیتا کہ اس کے منہ پر اس کی تعریف کی جائے، کیوں کہ منہ پر تعریف کرنے سے جس کی تعریف کی جا رہی ہے اس میں تکبر اور خود پسندی جنم لینے لگتی ہے جو اس کی ہر نیکی کو کھا جاتی ہے۔

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی نے کسی کی تعریف کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری خرابی ہو تو نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی، تو نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی تو نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی، تم میں سے اگر کوئی شخص اپنے بھائی کی تعریف کرنا ہی چاہے تو وہ یوں کہے کہ میں فلاں شخص کو ایسا سمجھتا ہوں، اور اس کا حساب رکھنے والا تو اللہ ہی ہے اور میں اللہ پر کسی کا تزکیہ نہیں کرتا میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایسا اور ایسا ہے بشرطیکہ وہ اس کے متعلق جانتا ہو۔ (بخاری: ۲۶۶۲_ مسلم: ۳۰۰۰)

رہا اپنی تعریف آپ کرنا تو شرعی لحاظ سے یہ قطعی جائز نہیں ہے! ہاں بوقت ضرورت اگر کوئی ذمہ داری اپنے سر لے رہے ہیں تو یہ اظہار کیا جا سکتا ہے کہ فلاں قسم کا کام کرنے کی صلاحیت میرے اندر اللہ نے رکھی ہے، یا مجھے اس کام سے دل چسپی ہے لہٰذا میں بخوبی کر لوں گا یا یہ کہ میرے حالات ایسے ہیں کہ یہ کام کرنا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے لیے آسان ہوگا۔

مشاہیر کی بے جا تعریف کرنے کے مرض میں انسان کے اندر غلو کے جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ اپنے موصوف کی تعریف کرتے کرتے اسے زمین سے اٹھا کر عرش تک جا پہنچا دیتا ہے۔ اس وقت ہمارے معاشرے میں جتنے بھی بزرگوں، ولیوں اور پیروں کی داستانیں سنائی، پڑھائی اور بتائی جاتی ہیں، ان سب پر غور کریں ہر ایک کو اپنی اپنی جگہ پر انبیاء سے بھی اونچے درجے پر فائز ثابت کیا جاتا ہے اور پورا زور اس بات پر صرف کر دیا جاتا ہے کہ بابا جی، سرکار، بڑی کرنے والے تھے اور یہ کہ وہ کام بھی کر سکتے تھے جو کام صرف رب باری ہی کر سکتا ہے۔

گویا تعریف کرنے کا مرض شرک جیسے گناہ تک پہنچتا ہے اور یہ مرض ایسا ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے تمام نیکیاں مٹ جاتی ہیں۔ فرمان الٰہی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا (النساء:۱۱۶)

''بے شک اللہ اس بات کو نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اس کے علاوہ جتنے گناہ جسے چاہے گا بخش دے گا اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا وہ دور کی گمراہی میں جا پڑا۔''

تعریف کرنے کے جنون میں لوگ بھول جاتے ہیں کہ ان کی تعریف کا اصل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرکز اللہ رب العالمین کی ذات ہے، جس کی تعریف کے لیے بہترین کلمہ الحمد للہ اور سبحان اللہ کہنا ہے۔

شیطان لوگوں کو خود ساختہ مشاہیر کی تعریف کے سحر میں ایسا جکڑتا ہے کہ من چلا انسان خالق کی تعریف کے مواقع ضائع کر کے مخلوق کی تعریف میں اپنی زبان، اپنا قلم، اپنے الفاظ کھپا دیتا ہے۔ غیر اللہ کی کی گئی یہ تعریف اس کے لیے دنیا میں تو نفس کے پھولنے کا باعث بنتی ہے لیکن آخرت میں اللہ تعالیٰ بھی بندے کو انہی موصوف لوگوں کی طرف بھیج دے گا جن کی وہ بے جا تعریف کرنے میں اپنی صلاحیتیں صرف کرتا رہا۔

تعارفی اور معلوماتی تحریروں کا گورکھ دھندہ:

یادگار بنانے کے ساتھ ہی اس سے متعلقہ معلومات کا تحریری کام بھی شروع ہو جاتا ہے، نیز ہر سال کی مزید معلومات اور متعلقہ مصروفیات وغیرہ کی روداد تیار کرنے کے لیے ایک مستقل عملہ مصروف ہو جاتا ہے اور یہ سلسلہ ہمیشہ چلتا رہتا ہے۔ یوں اس یادگار بنانے یا منانے کے کام میں بہت سے افراد کی صلاحیتیں، محنت، وقت اور مال صرف ہوتا ہے اور اس محنت سے نہ تو عالمِ اسلام کی تعمیر و ترقی ہوتی ہے یا اسے کوئی فائدہ پہنچتا ہے اور نہ ہی یہ سب کرنے والوں کے ذاتی اجر و ثواب میں اضافہ ہوتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ نویسی اور آپ بیتیاں:

ہر بادشاہ نے اپنے تذکرے اور کارنامے اور اپنے خاندان کو لوگوں میں عام کرنے اور آئندہ نسلوں تک انہیں پہنچانے کے لیے اپنے اپنے درباروں میں تاریخ نویسوں کو برابر ساتھ رکھا۔

آغاز میں یہ کام کتابت اور مجسموں کو تراش کر منظر کشی سے لیا گیا لیکن جب کتابت کے ذرائع میسر آ گئے تو تاریخ نویسوں کو بھی مجسمہ تراشوں، تصویر سازوں اور کتبہ نویسوں کے ساتھ شامل کر لیا گیا۔

اسلام اپنے تذکرے کو باقی رکھنے کے تمام ذرائع کو کوئی اہمیت نہیں دیتا، یہی وجہ ہے کہ ہمیں داؤد علیہ السلام، سلیمان علیہ السلام، یوسف علیہ السلام، سیدنا ذوالقرنین علیہ السلام کے ادوار پر مشتمل نہ تو مجسمے ملتے ہیں نہ تصاویر کشی، نہ کتبات ملتے ہیں نہ تاریخ نویسی...... صرف ان کے متعلق وہی کچھ ملتا ہے جو تورات، زبور اور انجیل میں ہے اور جس کے متعلق یہ بھی معلوم ہے کہ یہ الہامی بیانات نہیں بلکہ انسانی ذہن وتخیل کی پیداوار ہیں، جب کہ قرآن حکیم ہی نے ان کے اس کام، مقصد اور طریق کار پر روشنی ڈالی ہے جس سے راہنمائی حاصل کرنے والے مسلمان حکمرانوں کے لیے ضروری تھا۔

سیدنا ذوالقرنین علیہ السلام تو بڑی اہم شخصیت تھے اور ان کے غریب ومقہور رعایا اور مفتوح اقوام پر بہت سے احسانات بھی تھے لیکن انہوں نے دیوارِ یاجوج اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماجوج جیسا عظیم اور محیر العقول کارنامہ انجام دینے کے باوجود نہ تو اس پر کوئی کتبہ لکھا اور نہ ہی اس کے ساتھ اپنا نام جوڑنا مناسب سمجھا۔ کیوں کہ یہ عظیم کارنامہ انہوں نے ذاتی تشہیر کے لیے نہیں اللہ کے لیے انجام دیا تھا۔

(تفصیل کے لیے دیکھیے: یاجوج اور ماجوج)

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خلفائے راشدین اور صحابہ کرام کا تذکرہ کتب رجال میں کیوں موجود ہے؟

اصل بات یہ ہے کہ خلفائے راشدین نے نہ تو تاریخ نویس مقرر کیے اور نہ ہی لایعنی تذکرے لکھنے لکھوانے کی کبھی حوصلہ افزائی کی بلکہ صحابہ کرام نے قرآن و حدیث کے علاوہ کچھ لکھنے پڑھنے کو فضول کام قرار دیا اور صرف ضروری دنیوی امور نبٹانے کے لیے لکھنے کی اجازت دی۔

پھر صحابہ کرام نے کتبات لکھوانے کی طرف بھی کوئی توجہ نہیں دلائی، حالاں کہ یہ دستور بھی قدیم سے متعارف تھا، صحابہ کرام نے کبھی کوئی مسجد، کنواں، سرائے تعمیر کرا کر اس پر اپنے نام کا کتبہ نہیں لگایا۔

قرآن حکیم اور حدیث اسلام کے دو بنیادی لازمی ماخذ ہیں جب کہ صحابہ کرام کا عمل بھی سنت ہی کا ایک حصہ ہے، اس لیے یہ لازم تھا کہ اعتقادی اور عملی اسلام کو سمجھنے کے لیے ان سب کے قول و فعل کو یاد رکھا جاتا۔ لہٰذا تمام صحابہ اور اسلاف و تابعین نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی زندگی جہاں اسلام کی تبلیغ، دعوت و جہاد میں صرف کی وہاں ساتھ ساتھ قرونِ اولیٰ کی ان عظیم شخصیات کے ایمان اور عمل سے متعلق تمام احادیث و آثار اور روایات کو بھی محفوظ طریقے سے اگلی نسل تک پہنچانے کا بھرپور اہتمام کیا۔

دورِ حاضر میں آپ بیتیاں لکھنے کا رواج بھی عام ہے جس میں اپنے کارنامے اپنے قلم سے بیان کیے جاتے اور مبالغہ آمیز تعریف کی جاتی ہے البتہ جن آپ بیتیوں میں ذاتی کمالات کی بجائے دیگر لوگوں کا ذکر زیادہ ہوتا ہے وہ آپ بیتی لکھنا جائز ہے یا پھر ایسے واقعات لکھنا جس سے لوگوں کی کم از کم ایک جماعت واقف ہو تو پھر انہیں ذکر کیا جا سکتا ہے۔

فن کاروں کی عزت:

مجسمہ سازی اور تصویر سازی سے وجود میں آنے والی یادگاریں اپنے ساتھ مجسمہ سازوں اور مصوروں اور آرٹ کے دوسرے فنون سے تعلق رکھنے والوں کے لیے معاشرے میں عزت و شہرت کا طفیلی شرک بھی ساتھ لے کر آتی ہیں۔ چنانچہ ان یادگاروں کا خاکہ بنانے والے، انہیں تیار کرنے کا ذمہ لینے والے، ان میں اپنے ہنر کا کرشمہ دکھانے والے، ان کا افتتاح کرنے والے، ان یادگاروں کی نسبت سے تحریریں مرتب کرنے والے، ان کی یاد اور تعریف میں شاعری کرنے اور گیت گانے والے سبھی اپنی جگہ پر معزز سمجھے جاتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کہ شریعتِ اسلامیہ میں آرٹ یعنی فن کے اکثر مظاہر جائز ہی نہیں ہیں۔

اسلام میں صرف وہی ہنر اور پیشہ جائز ہے جس سے یا تو اسلام کو فائدہ پہنچے یا فرد کو آخرت میں فائدہ پہنچنے کا یقین ہو، نیز شریعتِ حقہ نے بھی اس کام کی ممانعت نہ کی ہو۔

اسلام ہر جائز پیشے کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے البتہ دین کا علم حاصل کرنے والے اور دین سکھانے والوں کو زیادہ فضیلت دی گئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

خیر کم من تعلم القرآن وعلمه

تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن حکیم سیکھے اور سکھلائے۔

(بخاری: ۵۰۲۷۔ ابوداود: ۱۴۹۲۔ ترمذی: ۲۹۰۷۔ ابنِ ماجہ: ۲۱۲)

رہی رب کریم کے ہاں عزت تو اس کا معیار تقویٰ ہے۔ ارشاد ہے:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (الحجرات: ۱۳)

"اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ باعزت وہی ہے جو سب سے زیادہ تقوے والا ہے۔"

المیہ یہ کہ جس معاشرے میں فن کار چھا جائیں اور ان کی عزت کی جانے لگے اس معاشرے میں اہل علم کی قدر و قیمت گھٹ جاتی ہے، لوگ راگ رنگ کے رسیا ہو جاتے ہیں، وہ یادیں منانے کے چنگل میں پھنسے رہتے ہیں، شیطان انہیں یادگاروں کے سیر سپاٹے میں مصروف رکھتا ہے، نتیجہ یہ کہ مسجدیں اور مکتب ویران

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جاتے ہیں اور اس قسم کی بے فائدہ اینٹ پتھر کی عمارتیں آباد رہتی ہیں۔ اپنے گردوپیش نظر ڈالیے، قرآن حکیم کی تلاوت سننے والے، علماء کی تقاریر سننے والے اور مسجد میں نماز اور خطبہ کے لیے جانے والوں کی تعداد انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے لیکن عجائب گھر، مزار اقبال، علی ہجویری کا مزار اور شہر میں چپے چپے پھیلے ہوئے مقابر، مختلف پارک، سوز وواٹر پارک، جلو پارک، چلڈرن پارک وغیرہ ہر وقت آباد رہتے ہیں۔

عمارت اور ایوارڈ:

جس قدر زیادہ خوب صورت اور شاہ کار عمارت ہوتی ہے اتنی اس کی دنیا میں دھوم مچ جاتی ہے۔ ان گارے، چونے اور پتھر کی فنا ہو جانے والی عمارات کو مختلف طرح کے ایوارڈ بھی دیے جاتے ہیں۔

ملتان میں شاہ رکن عالم کا مزار جو سلطان غیاث الدین تغلق نے اپنی زندگی میں اپنے لیے تعمیر کرایا تھا لیکن وہ دہلی میں فوت ہوا اور وہیں دفن کیا گیا تو اس کے بیٹے محمد تغلق نے یہ مزار شاہ رکن عالم کے لیے وقف کر دیا۔ ۱۹۸۳ء میں اس مزار کو آغا خان ایوارڈ دیا گیا۔

جب کہ وہیلر اور جے بی پیچ نے اسے "سپلینڈر آف دی ایسٹ" قرار دیا۔ یہ مزار مثمن شکل کا ہے اس کا مرکزی قطر ۵۲ فٹ ہے۔ مزار کے اوپر کے حصہ والی عمارت کا سائز ۲۵ فٹ اونچائی ۲۶ فٹ ہے۔ اس عمارت کو سات سو سال سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زائد عرصہ گزر چکا ہے مگر اس کی خوب صورتی میں کوئی کمی نہیں آئی۔

(نوائے وقت سنڈے میگزین ۲۱ اگست ۲۰۱۱)

یادگاریں اور سیاحت:

یادگاروں کے اس باطلانہ فعل نے سیاحت کا دم چھلا بھی لگا رہا ہے، لوگ ملک ملک اور شہر شہر ان یادگاروں کو دیکھنے کے لیے آتے ہیں، متحرک تصویریں بنائی جاتی ہیں، عورتوں اور مردوں کا کوئی اختصاص نہیں ہوتا، لوگ ہزاروں روپیہ اور وقت برباد کرتے ہیں۔

اسلام جس نے مسلمان کے لیے جہاد کو سیاحت قرار دیا ہے وہ بھی اپنا وقت عجائب گھروں، مندروں، قلعوں، میناروں، پارکوں وغیرہ کے دیکھنے میں ضائع کر رہے ہیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: سیاحت اور اسلام)

نبی اکرم ﷺ نے صرف تین مساجد کی طرف جانے کے لیے سفر کرنے کی اجازت دی ہے اور وہ یہ ہیں: (۱) مسجد الحرام (۲) مسجد الرسول ﷺ (۳) مسجد اقصیٰ (بخاری: ۱۱۹۷۔ مسلم: ۸۲۷)

ان مساجد کی طرف جو بھی پیر اٹھے اس پر اجر ملے گا، ان مساجد میں نماز ادا کرنا عام مسجد میں نماز ادا کرنے کی نسبت زیادہ اجر کا باعث ہے۔

جو لوگ مقابر و مزارات یا کافروں کی عبادت گاہوں، گرجوں، مزاروں اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجسموں کو دیکھنے کے لیے جاتے ہیں، ظاہر ہے ان کے قدم نیکیاں سمیٹنے کی بجائے نامعلوم کس قسم کا گناہ سمیٹ رہے ہوتے ہیں۔

وقت، مال اور افرادی قوت کا ضیاع:

اللہ تعالیٰ نے ایک انسان کے لیے وقت، مال اور اس کی قوت وصلاحیت کو بیش قیمت نعمت قرار دیا ہے، لیکن یہ نعمت مادر پدر آزادی کی حامل نہیں بلکہ روزِ قیامت نعمت عطا کرنے والے کو اس کا حساب بھی دینا ہے لہٰذا شکرِ نعمت کا تقاضا ہے کہ اسے منعم کی خوشنودی ہی کے لیے استعمال کیا جائے۔

یادگاریں بنانے پر جو وقت، مال، صلاحیت اور قوت ضائع ہوتی ہے نہ وہ آخرت میں کسی کام آئے گی اور نہ ہی دنیا میں۔

کسی یادگار کے بنانے پر پہلے منصوبہ تیار کیا جاتا ہے، خاکہ بنتا ہے، ایک جماعت اس خاکے میں رنگ بھرنا شروع کرتی ہے، پھر جگہ کا انتخاب، باقاعدہ منظوری، نقشہ نویسوں کی خدمات، ماہرین کا جائزہ لینا، نقل وحمل کے ذرائع کا استعمال، قریبی راستوں سے گزرنے والوں کے لیے مشکلات، اگر اس کی زد میں دوسروں کی دکانیں اور عمارتیں آتی ہوں تو انہیں معاوضہ دے کر یا بلا معاوضہ گرانا، ان لوگوں کا چلتے کاروبار سے ہاتھ دھو بیٹھنا، یادگار بننے کے بعد ہمیشہ کے لیے اس کی دیکھ بھال اور انتظام وانصرام کے اخراجات، افرادی قوت اور مسلسل وقت کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضیاع......غور کیجیے:

☆ اٹلی کے شہر پیسا میں The Compodel Mircoli یعنی معجزوں کا احاطہ نامی عمارت کی تعمیر میں صدیاں لگ گئیں۔ صرف اس کے ایک حصے اصطباغ خانہ کی تعمیر ۱۱۵۲ میں شروع ہو کر تین صدیوں میں مکمل ہوئی۔ (اردو ڈائجسٹ اکتوبر ۲۰۱۱ء)

☆ دبئی میں برج خلیفہ دنیا کی بلند ترین عمارت جس کی تعمیر میں تقریباً ایک سو تین قوموں کے ہنرمندوں نے حصہ لیا، ۲۱۷۶ فٹ اونچا مینار ہے، ۱۳۲ منزل پر جائیے اور دنیا کی نعمتوں کا لطف اٹھائیے۔ یہاں دنیا کی مشہور کمپنیوں کے دفتر ہیں۔ امیر الامرا یہاں رہتے ہیں۔ ''ارمانی'' جس کے سوٹ اور خوشبوئیں دنیا کے خوش حال مردوں کو اپنا اسیر بنائے رکھتی ہیں اس کا ریستوران بھی اس عمارت میں ہے۔ دنیا کی تین بڑی کمپنیوں نے اس کی تعمیر میں حصہ لیا۔ جنوری ۲۰۰۴ میں شروع اور ۲۰۱۰ میں مکمل ہوئی۔ اس کی بنیادیں ۱۶۴ فٹ گہری ہیں۔ بنیادوں کے ستونوں کی تعداد ۱۹۲ ہے۔ اس کی تعمیر میں انسانی محنت کے ۲ کروڑ بیس لاکھ گھنٹے خرچ ہوئے۔ (اردو ڈائجسٹ اکتوبر ۲۰۱۱)

☆ دبئی ہی میں ایک پل اور متحرک عمارت تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے، اس ۸۰ منزلہ مجوزہ عمارت کی ہر منزل انفرادی طور پر گھومنے کی صلاحیت رکھے گی، اس طرح دنیا کی اس انوکھی عمارت کا ڈیزائن ہر لمحے تبدیل ہوتا رہے گا۔ اس کی نچلی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منزلوں میں دفاتر اور ہوٹل ہوں گے اور بالائی منزل پر رہائش، اس کی تعمیر پر ۷۰۰ ملین ڈالر لاگت آئے گی۔ (اردو ڈائجسٹ فروری ۲۰۰۹)

اس طرح یاد منانے کے لیے، تجاویز اور مشورے...... ہر سال رقم اکٹھی کرنا ...... حلقہ پروگرام اور تقریریں...... ساتھ میلے ٹھیلے اور دکانیں...... آرائش وتزئین کے اخراجات اور محنت ...... اس دن لوگوں کا چھٹی کرنا...... غرض وسیع پیمانے پر مال، محنت، وقت اور صلاحیت کا ضیاع ہوتا ہے۔

اسلام یہ چاہتا ہے کہ مسلمان کی ہر چیز صرف دو طرح کے کاموں پر صرف ہو۔

(۱) مسلمان کو کسی کام پر آخرت میں اجر ملنے کا یقین ہو

(۲) عالمِ اسلام یا مسلمانوں کی اس میں شان وشوکت اور وسعت وتعمیر مضمر ہو

دونوں کے لیے معیار قرآن وسنت ہے، اگر قرآن وسنت سے اس کام کی ملتی ہے تو کیا جائے گا ورنہ نہیں، اپنی عقل لڑا کر اہلِ کفر کی نقل نہیں کی جائے گی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روزِ قیامت کسی شخص کے پاؤں اپنی جگہ سے تب تک نہیں ہل سکیں گے جب تک کہ وہ ان سوالوں کے جواب نہ دے لے:

☆ عمر کو کہاں برباد کیا ☆ جوانی کن کاموں میں کھپا دی

☆ مال کہاں سے کمایا ☆ مال کہاں خرچ کیا

☆ جتنا علم اللہ نے دیا تھا اس پر کتنا عمل کیا۔ (ترمذی: ۱۹۶۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھٹیاں:

یادگاریں منانے کا ذوقِ فضول قوم کے لیے چھٹیاں منانے کی بے کار روایت بھی ساتھ لے کر آتا ہے نیز اس چھٹی میں مال، وقت، صلاحیت کا ضیاع ہونے کے ساتھ ساتھ انفرادی اور اجتماعی طور پر بے شمار اخلاقی اور روحانی مفاسد بھی شامل ہوتے ہیں۔

اسلام میں کسی کام کے کرنے کے لیے چھٹی کا تصور اسی صورت میں ہے جب انسان یہ محسوس کرے کہ اب اسے فلاں کام کے مقابلے میں فلاں کام کو ترجیح دینا ہے۔ کسی معاشرے میں اجتماعی چھٹی کا کوئی دن مقرر کر لینا اس لحاظ سے بہتر ہے کہ اس روز ملازمت کے علاوہ ذاتی کام نبٹا لیے جائیں۔

شرعی نقطۂ نگاہ سے جمعہ کا دن چھٹی کے لیے بہتر ہے۔ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ بھی سرکاری ملازمین کو جمعہ کے روز سرکاری کاموں سے فارغ کر دیتے اور انہیں جمعہ و جماعت کے لیے ذہنی و جسمانی طور پر تیار ہونے کا موقع فراہم کیا کرتے تھے۔ ہمارے ملک میں عیسائیوں اور یہودیوں کی نقالی میں ہفتہ اور اتوار کو دو چھٹیاں کی جاتی ہیں جس کے اپنے شرعی و دنیوی مفاسد ہیں، جن کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: اسلام میں چھٹی کا تصور)

اس وقت صرف پاکستان میں یادگاری چھٹیوں پر ایک نظر دوڑائیے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴ فروری	ویلنٹائن ڈے
فروری ہی میں	بسنت ڈے
۲۳ مارچ	یوم قراردادِ پاکستان
یکم مئی	فرانس کے مزدوروں کا دن
۱۴ اگست	یومِ آزادی
۶ ستمبر	یوم دفاع
۱۱ ستمبر	قائداعظم ڈے
۹ نومبر	اقبال ڈے
۲۰ دسمبر تا یکم جنوری	کرسمس، ولادت قائداعظم، نیوائیر ڈے
عیدالفطر	تین چھٹیاں
عیدالاضحیٰ	پانچ چھٹیاں
۱۲ ربیع الاول	میلاد النبی
عاشوراء محرم	دو چھٹیاں
شب برات	ایک چھٹی
لیلۃ القدر	ایک چھٹی

اس کے علاوہ بہت سی مقامی اور جزوی چھٹیاں بھی کی جاتی ہیں مثلاً

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ بین الاقوامی کرکٹ میچ پر چھٹیاں

☆ ہاکی میچ یا دوسرے کھیلوں پر چھٹیاں

☆ میراتھن ریس کی چھٹی

☆ کسی غیر ملکی وزیر اعظم وغیرہ کی آمد پر متعلقہ شہر میں چھٹی

☆ اپنے ہی ملک میں اہم شخصیت کی آمد پر متعلقہ شہر میں چھٹی

☆ کسی بزرگ کے عرس پر علاقائی چھٹیاں اور یہ چھٹیاں ہر وقت مختلف جگہوں پر جاری رہتی ہیں کیوں کہ درباروں، آستانوں، درگاہوں کی بہتات ہے اور ہر موسم میں ان کے عرس جاری رہتے ہیں۔

☆ شیعہ حضرات کے لیے پورے عشرہ محرم کی چھٹی

☆ ہر شعبے اور ادارے کی اپنے مخصوص سیمینار اور تقریبات پر چھٹی

☆ ہر اسکول اور کالج میں مختلف ڈے منانے اور غیر نصابی تقریبات کے حوالے سے چھٹی

ان چھٹیوں میں لوگوں کی گھریلو اور خاندانی تقریبات کی چھٹیاں بھی شامل کر لیں مثلاً سال گرہیں...... برسیاں...... قل، چالیسویں وغیرہ......شادیاں اور ایک شادی کی چار چار، پانچ پانچ مختلف تقریبات......کامیاب ہونے کی خوشی میں دعوتیں......ترقی ملنے پر دوستوں کی دعوتیں......شرع لحاظ سے مسلمان کا صرف دعوتیں اڑانے ہلہ گلہ کرنے کے لیے چھٹی منانا اپنی صلاحیت اور وقت کو برباد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دینے کے مترادف ہے۔ ہاں دعوت کرنا اور کھانا جائز ہے لیکن کافروں کے انداز میں نہیں بلکہ انبیائے کرام اور صحابہ کرام کے انداز میں۔ شرعی حدود کی پاسداری کے ساتھ:

☆ دعوت میں اخلاص ہو

☆ تکلف نہ ہو

☆ قرض لے کر نہ کی جائے

☆ آنے والا تحفے تحائف لانا ضروری نہ سمجھے

☆ جس کی دعوت کی ہو وہ کہیں قریب رہتا ہو تا کہ اس کے لیے آنا آسان ہو

☆ دعوت میں عورتیں اور مرد (نامحرم) اکٹھے بیٹھ کر نہ کھائیں

☆ بناؤ سنگھار اور گھر کی آرائش دعوت کی وجہ سے نہ کی جائے

☆ جو موجود ہے وہی کھلا دیا جائے (مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: مہمان اور میزبانی)

عیاشی کے اڈے:

دنیا کی تمام یادگاری عمارتوں کی ایک خرابی یہ بھی ہے کہ ان جگہوں پر ہر قسم کی عیاشی، بے حیائی اور بے راہروی کو کھل کر ظاہر ہونے اور پھلنے پھولنے کا موقع ملتا ہے۔ مردوں اور عورتوں کے ہجوم ان جگہوں پر منڈلاتے پھرتے ہیں۔ کھانا پینا، ذو معنی جملے بولنا، تصویریں لینا، سیر و تفریح کرنا سب ایک ساتھ چلتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختلف اسکول، کالج اور ادارے اپنے لوگوں کو سیر وتفریح (ٹورازم) کے نام پر کئی کئی دن کے لیے لے کر آتے ہیں۔ غیر محرم لڑکیاں اور عورتیں بھی ان میں شامل ہوتی ہیں، نہ تو والدین کو یہ خیال آتا ہے کہ اس طرح عورتوں اور بچیوں کو بھیجنا شرعاً جائز نہیں اور نہ ہی ادارے اس میں کوئی چھوٹ دینے کے لیے تیار ہوتے ہیں نتیجہ یہ کہ ان تمام مراکز تفریح میں جی بھی کر گناہ کیے جاتے ہیں۔

تعلیمی اداروں میں غیر نصابی سرگرمیوں کے نام پر اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں، دیہات کے اَن پڑھ طبقے سے لے کر دنیا بھر کے ملکوں کے سیاح مرد اور عورتیں ان جگہوں پر اکٹھے ہوتے ہیں۔

ستم تو یہ کہ جو قومیں اپنی بے حیائی اور سرکشی کی وجہ سے تباہ ہوئیں ان کے کھنڈرات کو بھی یادگار کے طور پر محفوظ کر کے وہاں وہی بے حیائی اور سرکشی کا بازار گرم ہے جس کی وجہ سے ان قوموں پر عذاب آیا تھا۔

یادگاروں کی متعدی یادگاریں:

یادگاریں بنانے اور یادیں منانے کا سلسلہ رکتا نہیں بلکہ ہر وقت ان کے انڈے بچے نکلتے رہتے ہیں خصوصاً ان کی سالانہ بڑی تقریبات کے موقع پر......

☆ ان یادگاروں کی مناسبت سے فن فیئر کے پروگرام......

☆ سالانہ تقریبات کے علاوہ ماہانہ اور ہفتہ وار تقریبات، جیسے مزاروں پر ہر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمعرات کو اور قمری ماہ کی گیارہ تاریخ کو زائرین و معتقدین کا ہجوم بڑھ جاتا ہے۔

☆ سیاسی ملکی اور غیر ملکی شخصیات کی آمد اور اس کی وجہ سے راستوں کی بندش

☆ چھٹیوں کے دنوں میں ان مقامات کی سیاحت و سیر کرنے والوں کا خصوصی ہجوم

☆ ان جگہوں پر ادبی اور ثقافتی نمائشیں اور تقریبات

☆ ان یادگاروں کے حوالے سے خصوصی ٹکٹ جاری کرنا

☆ سکے جاری کرنا

☆ مختلف طرح کے کارڈ جاری کرنا

☆ ان کی تعمیر کے لیے گانے بجانے کے شو کرانا

☆ غیر ملکی ثقافتی طائفوں (ناچنے گانے والوں) کا آنا

☆ انعامی پروگرام منعقد کرانا اور اس حوالے سے شیلڈز، ٹرافیاں، کپ وغیرہ بنوانا اور انعامات دینا

☆ انعامات تقسیم کرنے کے لیے خاص شخصیات کو مدعو کرنا

☆ تقریبات کا افتتاح کرنے کے لیے اہم شخصیات کو بلانا

☆ ان تمام کاموں میں کسی کافر، مسلمان، نیک، بد وغیرہ کی تخصیص ختم کر دینا

☆ مجسمے، مندر، قبرستان، مزار، تصویر، باغ، عجائب گھر کی چھوٹی اور بڑی تصویریں، مجسمے اور نمونے بنا کر فروخت کرنا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ ان جگہوں کی مناسبت سے عید کارڈ جاری کرنا

☆ مہمانوں کے تاثرات لکھنے کے لیے کاپیاں بھی رکھی ہوتی ہیں

☆ نیز ان کا بھی تصویری البم بنا کر اسی یادگار میں آویزاں کر دیا جاتا ہے

اسلام کسی بھی یادگار کے حوالے سے اتنے بڑے کھیکھڑ کی ہرگز اجازت نہیں دیتا، طویل تقریبات اور سالانہ و ماہانہ تقریبات منانا اسلام میں ہے ہی نہیں، البتہ کسی دینی یا دنیوی ضروری کام میں معاون پروگرام منعقد کیے جا سکتے ہیں بشرطیکہ ان میں کوئی شرعاً ممنوع چیز شامل نہ ہو، اور کافر قوموں کی نقالی بھی نہ پائی جاتی ہو۔

افتتاح کرنا، مہمان خصوصی بلانا، مہمان خصوصی کے تاثرات لکھوانا، مختلف کارڈ جاری کرنا، شیلڈز، ٹرافیاں اور کپ وغیرہ فضول چیزیں انعام کے طور پر دینا، انعامات دینے کے لیے خاص شخصیات کو مدعو کرنا، چیزوں کے نمونے بنا کر یا مزید مجسمے بنا کر عام کرنا، یہ سب مغربی مشرک اقوام کا طریقہ ہے۔ جب کہ دینِ اسلام نے کافروں اور مشرکوں کی مشابہت کو حرام قرار دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

من تشبه لغيرنا فليس منا لا تشبهوا باليهود والا تشبهوا بالنّصارى

''جس نے ہمارے علاوہ کسی غیر کی مشابہت کی وہ ہم میں سے نہیں ہے نہ مشابہت کرو یہودیوں کی اور نہ عیسائیوں کی مشابہت کرو۔''

(السلسلة الصحيحة: ۲۱۹۴ ـ الجامع الصغير وزيادته: ۵۴۳۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آثار ونوادرات کی حفاظت:

یادگاروں کے ساتھ ساتھ اس شخص کی ذاتی مستعمل چیزیں، اس کا گھر، اس نے جہاں تعلیم حاصل کی، جس جگہ پر پوجا پاٹ کی، جس جگہ پڑ ڈیرہ جمایا، اس کے گھر والوں کی چیزیں، غرض اس سے منسوب ہر شے اس کی یاد کا حصہ بنا کر اسے بھی یادگار کی حیثیت دے دی جاتی ہے۔

اس مقصد کے لیے ان چیزوں کی حفاظت کا انتظام، ان کو رکھنے کے لیے مخصوص کمرے اور الماریاں، ان کو خراب ہونے سے بچانے کے لیے ضروری تدابیر اور متعلقہ لوگوں کی خدمات حاصل کرنا، پھر ان تمام جگہوں پر الگ الگ یادگاریں قائم کرنا، غرض ایک یادگار کا کام کہیں جا کر رکتا نہیں بلکہ بڑھتا ہی جاتا ہے۔

دل چسپ بات یہ کہ نوادرات چوری ہونے کا خطرہ بھی ہوتا ہے اور کچھ لوگ انہیں توڑ پھوڑ بھی دیا کرتے ہیں۔

کوپن ہیگن میں جل پری کا مجسمہ جو سمندر میں ایک بڑے پتھر پر بنایا گیا ہے۔ ۲۴ اپریل ۱۹۶۴ کو اس کا سر دھڑ سے کسی نے چیر کر جدا کر دیا۔ اس کا دھڑ کرین پر اٹھا کر ڈھلائی کے کارخانے میں لا کر نئے سرے سے لگایا گیا۔

(سفرنامہ یورپ از س، ف اعجاز)

یہی وجہ ہے کہ ان آثار ونوادرات اور مجسموں کی حفاظت کے لیے سرگرم اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوشیار عملہ رکھنا پڑتا ہے۔ دروازوں پر چوکیدار، اور ہر اندرونی دروازے پر بھی پہرے دار ہوتے ہیں۔ صرف یہی نہیں دورِ حاضر میں جگہ جگہ کیمرے نصب کیے جاتے ہیں اور سکرین پر پوری عمارت کی نقل وحرکت دیکھی جاتی ہے تاکہ مجرموں کو آسانی سے پکڑا اور شناخت کیا جا سکے۔

یاد رہے کہ اسلام میں کسی بھی شخص کی مستعمل چیز یا اس کے آثار ونوادرات کی کوئی اہمیت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام نے نبی اکرم ﷺ کی ذاتی چیزیں بھی محفوظ رکھنے کا اہتمام نہیں کیا۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ دنیا سے جس وقت رفیق اعلیٰ کے پاس پہنچے تو حالت یہ تھی کہ گھر میں دیا جلانے کے لیے تیل تک نہیں تھا، زرہ ایک یہودی کے پاس گروی رکھی ہوئی تھی۔ ہمارے ہادی و رسول ﷺ تو اس دنیا میں رہے تب بھی دنیا کی کسی چیز کی طرف التفات نہیں کیا اور جب گئے تو اس وقت بھی آپ کے گھر میں دنیا کی کوئی چیز نہیں تھی۔

یاد رہے کہ مختلف جگہوں پر آپ کے بال، جوتے، چادر، عصا رکھے گئے ہیں جیسے شاہی مسجد وغیرہ میں تو ان کی کوئی مصدقہ روایت نہیں ہے کہ یہ اصل ہیں بلکہ کسی نے کہہ دیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے ہیں اور ماننے والوں نے مان لیا۔

آپ ﷺ کی اہم چیز خاتم مبارک تھی جس سے آپ غیر مسلموں کو خط لکھتے وقت مہر لگاتے، یہ انگوٹھی عہدِ فاروقی تک رہی لیکن عثمان رضی اللہ عنہ سے کنوئیں میں گر گئی،

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی انسانوں کی نظر سے اوجھل کر دیا تاکہ آثار اور ان سے برکت لینے یا آثار کو سنبھالنے ہی کا تصور ختم ہو جائے۔

اگر اس امت کو آثار سنبھالنے کی طرف، یادگاریں بنانے اور منانے کی طرف لگا دیا جاتا تو یہ اتنے بڑے پیمانے پر نہ علمی کام کر سکتے اور نہ اپنی آخرت کی بھلائی کے لیے کچھ کر سکتے۔

مستعمل اشیاء کی نیلامی:

مشہور شخصیات کی مستعمل چیزیں بھی نوادرات میں شامل کی جاتی ہیں۔ یہ مشہور شخصیات بھی یا تو گانے ناچنے والے ہوتے ہیں یا انہی جیسے نام نہاد ادیب، مصور اور کرکٹر وغیرہ۔ مذہبی دنیا میں مجذوب، ملنگ اور درویش وغیرہ کی چیزوں کو بھی تبرک کے طور پر محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ ضرورت پڑنے پر ان چیزوں کی نیلامی بھی کی جاتی ہے اور ان کی مستعمل چھوٹی چھوٹی چیزیں بھی بڑی قیمت پر نیلام کی جاتی ہیں، چنانچہ آئے روز اس قسم کی نیلامیوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

ہندوؤں کی فلم ایکٹریس کے متعلق خبر ملاحظہ کیجئے!

رجنی کانت، ریکھا اور ایشوریہ کے کپڑوں کی نیلامی آج ہوگی۔ نیلامی سے ہونے والی آمدنی ایک خیراتی ادارے کو دی جائے گی۔ (روزنامہ ایکسپریس: ۱۹ اکتوبر ۲۰۱۱)

☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان کے اصل آثار

اسلام نے فوت ہونے والے شخص کے لیے جو چیز اس کے آثار میں سے باقی رکھی اور اس کے باقی اور جاری رہنے پر اس کو مسلسل اجر ملتے رہنے کی بشارت سنائی وہ اس کے ایسے نیک کام ہیں جن کی وجہ سے اس شخص کی ذات کے علاوہ دیگر معاشرے کے افراد کسی نہ کسی صورت میں فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ رب کریم نے فرمایا:

اِنَّا نَحۡنُ نُحۡیِ الۡمَوۡتٰی وَ نَکۡتُبُ مَا قَدَّمُوۡا وَ اٰثَارَهُمۡ ۚ وَ کُلَّ شَیۡءٍ اَحۡصَیۡنٰهُ فِیۡۤ اِمَامٍ مُّبِیۡنٍ. (یٰسٓ:۱۲)

''ہم یقیناً ایک روز مردوں کو زندہ کرنے والے ہیں جو کچھ افعال انہوں نے کیے ہیں ہم سب وہ لکھتے جا رہے ہیں اور جو کچھ آثار انہوں نے پیچھے چھوڑے ہیں وہ بھی ہم ثبت کر رہے ہیں اور ہر چیز کو ہم نے ایک کھلی کتاب میں ثبت کر رکھا ہے۔''

اسی آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے نامۂ اعمال میں تین طرح کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعمال لکھے جاتے ہیں:

(۱) وہ اعمال جو انسان نے اپنی زندگی میں سرانجام دیے۔

(۲) اعمال کے وہ اثرات جو انسان کے اپنے اعضاء و جوارح پر یا زمین اور فضا میں مرتسم ہوتے ہیں۔

(۳) وہ اعمال جن کے اچھے یا برے اثرات زندگی کے بعد بھی باقی رہتے ہیں۔

(دیکھیے: تفہیم القرآن از مولانا ابوالاعلیٰ مودودی، تیسیر القرآن از مولانا عبدالرحمٰن کیلانی)

درج بالا آیت میں آثارھُم سے مراد وہ اعمال ہیں جو انسان اپنے پیچھے چھوڑ جاتا ہے اور ان کے منافع یا مضر اثرات دنیا میں جاری رہتے ہیں۔ ان میں سے بعض کے اثرات کم مدت تک ...... بعض کے طویل مدت تک ...... اور بعض کے آثار قیامت تک باقی رہتے ہیں۔ نیز یہ اصول اچھے اور برے دونوں قسم کے اعمال پر لاگو ہوتا ہے: جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو آدمی ظلم سے ناحق مارا جاتا ہے اس کے گناہ کا ایک حصہ آدم کے بیٹے (سب سے پہلے قاتل) پر ڈالا جاتا ہے۔ (بخاری، کتاب الاعتصام، باب اثم من دعا)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مومن آدمی کو مرنے کے بعد جن اعمال اور نیکیوں کا ثواب ملتا رہتا ہے اس میں وہ علم ہے جو اس نے لوگوں کو سکھایا اور پھیلایا۔ نیک اولاد ہے جو اس نے پیچھے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوڑی، قرآن حکیم کی تعلیم ہے جو اس نے سکھائی، مسجد ہے جو تعمیر کرائی، مسافر خانہ جو اس نے بنوایا، نہر جو اس نے کھدوائی، صدقہ ہے جو اس نے اپنے مال سے بحالتِ صحت نکالا۔ ان سب اعمال کا ثواب انسان کو اپنے مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ (سنن ابنِ ماجہ: ۲۴۲۔ ابن خزیمہ: ۲۴۹۰۔ شعب الایمان للبیہقی: ۳۴۴۸۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی: ۲۲۳۱)

اسلام نے مسلمان کو یہ ترغیب دی ہے کہ وہ اپنا مال ان امور پر خرچ کرے جو مرنے کے بعد بھی اسلام کی سربلندی اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے کام آتا رہے۔ مثلاً جہاد پر خرچ کرنا، اسلامی علوم کی ترویج کی تمام صورتوں پر خرچ کرنا، مسلمان مستحقین کی مدد کرنا، جس علاقے یا جگہ پر پانی نہ ہو وہاں پانی کا انتظام کرنا، مسافروں کے لیے کھانے اور ٹھہرنے کا انتظام کرنا، مساجد اور مدارس تعمیر کرنا، قربانی دینا، علم اور صلاحیت کو ایسے کاموں پر خرچ کرنا جو امتِ مسلمہ کے حق میں فائدہ مند ہوں، ان کی وجہ سے اسے غلبہ ملے اور اس کی شان و شوکت میں اضافہ ہو۔ مثلاً امت مسلمہ کے دفاع کے لیے اسلحہ تیار کرنا، اسلحہ کا استعمال سیکھنا اور سکھانا، لڑائی اور جنگ کے داؤ پیچ سیکھنا، آفات یعنی زلزلے، سیلاب، آگ لگنے کی صورت میں مصیبت میں گھرے لوگوں کو بچانے کی کوشش کرنا اور قبل از وقت ان سے بچاؤ کے طریقے سیکھنا، بیماریوں سے بچاؤ کی تدابیر سوچنا اور علاج معالجہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا سیکھنا، دکھی اور غم زدہ لوگوں کا غم ہلکا کرنا اور انہیں جس نوعیت کی ضرورت ہو ویسی مدد مہیا کرنا۔ بیوی بچوں کی دینی تربیت کرنا، اہل محلّہ اور متعلقین کو دین کا علم سکھانا، تحریر، تقریر اور تبلیغ کے ذریعے علم عام کرنا، قرآن حکیم، احادیث اور دینی کتب عام کرنا، فنِ تفسیر اور فنِ حدیث سیکھنا اور سکھانا، ایسا ہنر سیکھنا جس سے معاشرے کی ناگزیر صورت پوری ہو سکے، مثلاً زراعت، صنعت وحرفت وغیرہ۔

یاد رہے کہ اسلام میں جس طرح نافع علم اور پیشہ سیکھ کر معاشرے کو فائدہ پہنچانا صدقہ جاریہ ہے اور اس کا اجر مرنے کے بعد بھی فوت ہونے والے کو ملتا رہتا ہے اسی طرح لایعنی، حرام، ممنوع، معاشرے کے لیے مضر علم اور پیشہ سیکھنے اور اسے عام کرنے سے خود تو گناہ ہوتا ہے اسے دیکھ کر جتنے لوگ یہ علم یا پیشہ سیکھتے اور عام کرتے ہیں ان کے گناہ کے ساتھ اس شخص کو بھی گناہ ملتا رہے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر ضروری عمارت شیطان کی عمارت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کچھ اونٹ شیطانوں کا حصہ ہوتے ہیں اور کچھ گھر شیطانوں کا حصہ ہوتے ہیں۔ شیطانوں کے اونٹ تو میں نے دیکھے ہیں کہ تم میں سے کوئی اپنے ساتھ بہت سی اونٹنیاں لے کر نکلتا ہے اور انہیں خوب موٹا تازہ (کھلا پلا کر) کر رکھا ہوتا ہے اور ان میں سے کسی پر سواری نہیں کرتا اور وہ اپنے بھائی (مسلمان) کے پاس سے گزرتا ہے جو بغیر سواری کے ہوتا ہے تو اسے اپنی اونٹنیوں پر سوار نہیں کرتا، رہے شیطانوں کے گھر تو انہیں میں نے نہیں دیکھا۔ (ابوداود: ۲۵۶۸)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشادِ مبارکہ سے یہ پتا چلتا ہے کہ اگر انسان کے پاس ایسا مال ہو جس سے نہ وہ خود فائدہ اٹھائے اور نہ ہی اپنے مسلمان بہن بھائیوں کو ان سے فائدہ اٹھانے کا موقع دے تو یہ شیطان کا حصہ ہے یعنی شیطان ہی اس کے مال سے فائدہ اٹھاتا ہے، اس ارشاد کی رو سے دنیا کی ایسی تمام تعمیرات جو رہائش کے یا کسی اور کام نہیں آتیں، صرف دکھاوے کے لیے یا یادگار کے طور پر بنائی جاتی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں وہ سب شیطانوں کے حصے کے مترادف ہیں۔ اس بات کی وضاحت درج ذیل حدیث سے بھی ہوتی ہے: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

ایک بستر تمہارا، ایک تمہاری بیوی کا، ایک تمہارے مہمان کا اور چوتھا بستر شیطان کا ہے۔ (مسلم، کتاب اللباس: ۷۴۹)

اس حدیث میں بھی یہی بات سمجھائی گئی ہے کہ ایسی چیز جس سے نہ خود فائدہ اٹھایا جا سکے اور نہ دوسروں کو فائدہ اٹھانے کے لیے دی جا سکے، اسے اپنے پاس نہ رکھنا چاہیے نہ بنانا چاہیے۔

غور کیجیے: دنیا میں تین تین سوفٹ اونچے مینار، ۱۰۰، ۱۰۰ منزلہ اونچی عمارتیں، قوی ہیکل بنائے گئے اہرام اور شاہوں کے مجسمے، کوپن ہیگن کے سمندر میں جل پری کا مجسمہ وغیرہ، یہ سب ایسی عمارتیں ہیں جن پر کروڑوں روپیہ، کروڑوں ٹن سیمنٹ، لوہا، کنکریٹ اور پتھر، اور ہزارہا مزدوروں اور کاریگروں کی کئی سالوں پر مشتمل محنت شامل ہے۔ لیکن ان سے حقیقی فائدہ کسی شخص کو بھی نہیں پہنچتا۔ اگر ان عمارتوں پر خرچ کی جانے والی محنت اور مال دنیا کے مفلس اور بے گھر لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے خرچ کیا جاتا تو دنیا میں کوئی شخص بے گھر اور بے روزگار نہ رہتا اور اسلام یہی چاہتا ہے کہ فضول عمارتیں بنانے کی بجائے عوام کی فلاح و بہبود اور اسلام کی تعمیر و ترقی پر محنت اور مال صرف کیا جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر غیر ضروری عمارت اپنے صاحب کے لیے وبال:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو ایک بلند قبہ دیکھا۔ فرمایا: یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: یہ انصار میں سے فلاں کا گھر ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ اسے دل میں رکھا حتیٰ کہ اس گھر کا مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور لوگوں کی موجودگی میں آپ کو سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ موڑ لیا۔ اس نے کئی بار ایسے ہی کیا حتیٰ کہ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی محسوس کر لی اور منہ موڑنے کو بھی سمجھ لیا۔ اس نے صحابہ کرام سے اس بارے میں بات کی اور کہا: واللہ! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے جیسا نہیں پاتا۔ صحابہ نے اس کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر گئے تھے تو تمہارا قبہ دیکھا تھا۔ (اس لیے ناراض ہو گئے) وہ انصاری صحابی رضی اللہ عنہ اپنے گھر کی طرف گئے اور اس قبہ کو گرا کر ہموار کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار پھر ادھر سے گزرے تو وہ قبہ نہیں تھا۔ آپؐ نے فرمایا: قبہ کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا؟ صحابہ نے عرض کیا: اس کے مالک نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعراض کے متعلق شکایت کی تو ہم نے اسے وجہ بتائی لہٰذا اس نے قبہ کو گرا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَمّا اِن کل بناءٍ وبالٌ علیٰ صاحبہٖ اِلّا مالا ، مالا ، یعنی مالا بُدَّ منہُ (سنن ابی داؤد: ۵۲۳۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ہر عمارت اپنے مالک پر وبال ہے سوائے اس کے جو بہت ضروری ہو، سوائے اس کے جو بہت ضروری ہو۔''

اس واقعے سے درج ذیل امور کا پتا چلتا ہے:

☆ مکان یا عمارت کا غیر معمولی نقشہ بنانا ناپسندیدہ ہے۔ صرف ضرورت مدِّنظر رکھی جائے گی۔

☆ عمارت کی آرائش طرزِ تعمیر میں ہو چاہے خارجی چیزوں سے اس کی آرائش کی جائے، دونوں طرح ہی ناپسندیدہ ہے۔

☆ ضروری عمارات بنانے میں کوئی حرج نہیں کہ یہ بنیادی ضروریات میں سے ہے۔

☆ غیر ضروری عمارت بنانے والے کے لیے روزِ قیامت وبال ثابت ہوگی۔

☆ نبی اکرم ﷺ کی اتباع کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے ہر کام میں وہی کچھ کریں جو رسول اللہ ﷺ کو پسند ہے، ان کی ناگواری والا کام کر کے خود کو اتباعِ رسالت سے دور کرنے کی گستاخانہ جرات کبھی نہ کریں۔

مغضوب اقوام کا فعل:

یادگاریں بنانا اور منانا مغضوب وملعون اقوام کا فعل ہے، ان کے بڑے بڑے جرائم میں شرک، مجسمہ سازی، تصویر کشی، آباء پرستی، مظاہر پرستی، اولیاء پرستی،

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برہنگی وفحاشی، زنا وہم جنس پرستی، ماپ تول میں کمی، قتل وغارت، فساد کے علاوہ ہر قسم کے جرائم موجود تھے، جن میں سے ان کا ایک جرم فضول، بے کار، عمارتیں بطور یادگار بنانا تھا، جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ہود علیہ السلام کی قوم عاد کے متعلق جو احقاف میں رہتی تھی، اس طرح کیا ہے:

اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ وَاتَّقُوا الَّذِيْۤ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ (الشعراء: ۱۲۸ تا ۱۳۵)

”کیا تم ہر اونچے مقام پر یادگار کے طور پر ایک عمارت بناتے ہو جسے محض فضول بناتے ہو، اور بڑے بڑے محل بناتے ہو جیسے دنیا میں تم کو ہمیشہ رہنا ہے اور جب تم کسی کو پکڑتے ہو تو بڑے سرکش ہو کر پکڑتے ہو پس اللہ سے ڈرو اور میرا کہنا مانو اور ڈرو اللہ سے جس نے تمہاری ان چیزوں سے مدد کی جنہیں تم جانتے ہو تمہیں مدد دی چارپاؤں اور بیٹوں کے ساتھ اور باغوں اور چشموں سے، تحقیق میں ڈرتا ہوں تمہارے اوپر بڑے دن کے عذاب سے۔“

اس قوم نے جب اللہ کے صالح بندے ہود علیہ السلام کی دعوت کو نخوت وتکبر سے ٹھکرا دیا جن پر اپنی قوت وشوکت، صنعت وذہانت کا نشہ طاری ہو چکا تھا اور وہ اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی پکڑ سے بے خوف ہو چکے تھے ان پر اللہ تعالیٰ نے سات راتیں اور آٹھ دن تک ایسی تند ہوا بھیجی جس نے ان کو اور ان کی اس لایعنی، نخوت بھری شان وشوکت کو اس طرح اکھاڑ پھینکا جیسے کھجور کا درخت جڑوں سے اکھڑ کر گر جائے، رب کریم نے اس قوم کی عبرت ناک حالت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اَلَمْ تَرَى كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ وَثَمُودَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِي وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ (والفجر:٦ تا١٢)

''کیا نہیں دیکھا آپ نے تیرے رب نے (قوم) عاد کے ساتھ کیا کیا؟ ارم جو ستونوں والے تھے، وہ جن کے برابر (قوت میں) شہروں میں کوئی پیدا نہیں کیا گیا اور ثمود کے ساتھ کیا کیا؟ جو پتھروں کو تراش کر وادی میں (گھر بناتے تھے) اور فرعون میخوں والے کے ساتھ، جنہوں نے شہروں میں خوب سرکشی کی اور ان میں بہت فساد مچایا، پس تیرے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا۔''

فرعون نے جو عمارات بنائیں ان سے تو آج بھی ہر کوئی واقف ہے۔ یہ بدطینت اور ایسا گستاخ تھا کہ اس نے اپنے وزیر ہامان سے کہا کہ

وَ قَالَ فِرْعَوْنُ يٰاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ فَاَوْقِدْ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِیُ یٰھَامٰنُ عَلَی الطِّیُنِ فَاجُعَلُ لِّیُ صَرُحًا لَّعَلِّیٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓی اِلٰہِ مُوُسٰی وَ اِنِّیُ لَاَظُنُّہٗ مِنَ الُکٰذِبِیُنَ وَ اسُتَکُبَرَ ھُوَ وَ جُنُوُدُہٗ فِی الُاَرُضِ بِغَیُرِ الُحَقِّ وَ ظَنُّوٓا اَنَّھُمُ اِلَیُنَا لَا یُرُجَعُوُنَ فَاَخَذُ نٰہُ وَ جُنُوُدَہٗ فَنَبَذُ نٰھُمُ فِی الُیَمِّ فَانُظُرُ کَیُفَ کَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِیُنَ. (القصص:٣٨تا٤٠)

''اے ہامان تو میرے لیے مٹی (کی اینٹیں بنا کر) کو آگ میں پکوا پھر (ان پختہ اینٹوں) سے میرے واسطے ایک بلند عمارت بنواؤ تاکہ میں اس پر چڑھ کر دیکھوں موسیٰ کے معبود کو، اور میں گمان کرتا ہوں اس (موسیٰ) کو جھوٹوں میں سے۔ اور اس نے تکبر کیا اور اس کے لشکروں نے بھی بغیر حق کے اور انہوں نے گمان کیا کہ وہ ہماری طرف نہیں لوٹائے جائیں گے، پس ہم نے اس کو پکڑ لیا، اور اس کے لشکر کو بھی پس ہم نے ان کو سمندر میں ڈال دیا پس دیکھو کیسا ہوا انجام ظالموں کا۔''

قومِ ثمود کے متعلق بھی قرآن حکیم بتاتا ہے کہ وہ پہاڑوں کی چٹانیں کھود کر پتھروں میں عمارات بناتے تھے۔ فرمایا:

وَ اذُکُرُوٓا اِذُ جَعَلَکُمُ خُلَفَآءَ مِنُ بَعُدِ عَادٍ وَّ بَوَّاَکُمُ فِی الُاَرُضِ تَتَّخِذُوُنَ مِنُ سُھُوُلِھَا قُصُوُرًا وَّ تَنُحِتُوُنَ الُجِبَالَ بُیُوُتًا فَاذُکُرُوٓا اٰلَآءَ اللّٰہِ وَ لَا تَعُثَوُا فِی الُاَرُضِ مُفُسِدِیُنَ (الاعراف:٧٤)

''اور یاد کرو جب تمہیں اس (اللہ) نے قوم عاد کے بعد ان کا جانشین بنایا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تمہیں زمین میں جگہ دی تم اس کی نرم زمین پر محل بناتے ہو اور پہاڑوں کو تراش تراش کران میں گھر بناتے ہو، پس اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں فساد مت پھیلاؤ۔"

ثمود قوم کا تذکرہ اصحاب الحجر کے نام سے بھی ہے۔فرمایا:

وَ لَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ اٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ وَ كَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ (الحجر:۸۰تا۸۲)

"اور البتہ تحقیق جھٹلایا حجر کے رہنے والوں نے رسولوں کو، اور دیں ہم نے ان کو آیات وہ ان سے منہ موڑتے اور پہاڑوں کو تراش کران میں گھر بناتے تھے کہ امن کے ساتھ رہیں، پس آ پکڑا ان کو صبح کے وقت ایک سخت آواز نے۔"

قومِ ثمود کے کھنڈرات اب بھی نشانِ عبرت ہیں۔ان کے ہاں مقبرے اور کتبات بھی ملے ہیں۔

مقدس یادگاریں یا ظلم و جبر کی داستانیں؟

جاگیردار، شاہ، وڈیرے، قارون وہامان نے اپنی ہر چیز کو یادگار بنانے کے لیے غریب عوام کو ایک وقت کے کھانے سے بھی محروم کر رکھا تھا۔آج ان بڑی بڑی عمارات کے نقش ونگار، ان کے ہزاروں فٹ بلند مینار، ان کے رنگ وروغن

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب ان سرمایہ دار مشرکوں اور حکمرانوں کی عوام پر ظلم و جبر کی داستان اپنے سینوں میں چھپائے درد اور غم سے بھرے ہوئے ہیں۔

مورخ لکھتے ہیں: کسانوں اور دوسرے تمام پیشہ ور لوگوں سے زبردستی مذہبی ٹیکس لیا جاتا تھا جس سے مقبرے، محلات اور یادگاریں تعمیر کی جاتی تھیں۔

(کانسی کا زمانہ، ص:۱۴۰)

مزدوروں سے دیوتاؤں کی خوشنودی حاصل ہونے کا فریب دے کر ان سے بیگار لی جاتی اور انہیں دن رات کی اس محنت کے عوض صرف کھانا دیا جاتا۔

(کانسی کا زمانہ از ڈاکٹر مبارک علی)

کون نہیں جانتا، فرعونیوں نے جس قدر اہرام بنائے اور اپنی یادگاریں چھوڑیں ان سب میں بنی اسرائیل: اس وقت کی مظلوم، کمزور اور مقہور قوم ہی کا خون پسینہ اور محنت شامل ہے بلکہ حالت یہ تھی کہ جب کوئی کام کرنے سے عاجز رہ جاتا تو اسے دیوار ہی میں چن دیا جاتا۔ جب کہ اسلام نے مزدور کو اس کی پوری پوری مزدوری ادا کرنے کا حکم دیا اور تلقین کی کہ مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری دے دی جائے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: یومِ مزدور)

ہندوستان میں ارجنٹا کے ۲۲ویں غار کے اندر ایک کتبہ پر لکھا ہے: اگر کوئی پھول بھی بطور عطیہ دے گا تو اسے بہشت میں صلہ ملے گا، وہ شخص بہشت میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آرام کی زندگی گزارے گا جب تک دنیا میں اس کی یاد باقی رہے گی ،اس لیے لوگوں کو چاہیے کہ اپنی یادگاریں چھوڑیں تا کہ یہ اس وقت تک باقی رہیں جب تک چاند آسمان پر چمکتا رہے۔(قدیم ہندوستان،ص:۶۱)

معلوم ہوا کہ ہندو لوگ یادگاروں پر خرچ کرنے کو اجر کا باعث خیال کرتے تھے جب کہ اسلام سوائے مساجد کے اور کسی بھی غیر ضروری عمارت پر خرچ کرنے کو تبذیر جیسا گناہ قرار دیتا ہے اور تاکید کرتا ہے کہ امراء سے زکاۃ لے کر فقراء میں تقسیم کی جائے اور اس کے علاوہ بھی بہت سے صدقات و خیرات کی تاکید کرتا ہے۔

پھر یہ بھی بتایا کہ جب تک اس صدقے کے اثرات اپنا کام کرتے رہتے ہیں تب تک خرچ کرنے والے کو اجر ملتا رہتا ہے۔ مفلس و نادار کی عزت اور خودداری کا اس قدر خیال رکھا کہ خرچ کرنے والے کو تاکید کر دی، اسے نہ بتایا جائے ،نہ ستایا جائے ،نہ معاوضہ لیا جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دامن میں ذرا جھانک......

مشرک، کافر، بت پرست اور مظاہر پرست اقوام یادگاریں بنانے کو لازم خیال کرتی ہیں بلکہ یادگاریں ہی ان کے دیوی دیوتا ہیں اور یادگاریں ہی ان کی پوجاپاٹ کا مرکزی حصہ ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کے علاوہ باقی دنیا کے تمام ممالک میں قدم قدم پر مندر، گرجا، ان میں رکھی ہوئی رنگارنگ مورتیاں، منفرد نقشے کی عمارات، عجائب گھروں میں قسم قسم کی نادار چیزیں اور مورتیاں اور مختلف شخصوں سے منسوب ان کی چیزیں، ان کے قدیم گھروں اور معبدوں کے نمونے، صرف یہی نہیں دیوی دیوتاؤں کی زندگی کو مختلف منظروں اور مورتیوں میں ڈھال کر دکھایا گیا ہوتا ہے، ستم یہ کہ یہ مجسمے اکثر ننگے ہوتے ہیں بلکہ ان کی جنسی زندگی کو بھی مورتی کی شکل دی گئی ہوتی ہے۔

ان باطل ادیان کی اگر یہ عجائباتی اور معبدی زندگی دیکھیں تو نفرت سے گھن آنے لگتی ہے یوں لگتا ہے جیسے شیطان نے ان بتوں سے برہنگی کو عام کرنے کے لیے ہی شرک کو رواج دیا۔

اگر کسی پیر، سادھو، بھکشو نے چند لمحے کہیں آرام بھی کیا ہے تو وہ جگہ بھی متبرک اور وہاں میلہ لگانے یا چڑھاوے چڑھانے اور فریاد و بکا کرنے کی جگہ بنالی گئی۔

مشرک اور کافر ملکوں اور قوموں میں یہ سب حیرت انگیز نہیں ہے کیوں کہ یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب شیطانی مذاہب ہیں...... لیکن اگر اسلامی ملک میں بھی جگہ جگہ ویسے ہی مزار نظر آئیں...... قومی شخصیات کے مزاروں پر لنین اور ماوزے کے مزار کی طرح صبح شام گارڈ آف آنر کی تبدیلی کی جاتی ہو...... سیاح چرچل اور ابرہام لیکن کے مزاروں کی طرح ہی آ کر چند لمحے خاموشی اختیار کر کے میت کو احترام کا نذرانہ پیش کرتے ہوں...... ان مزاروں کی عمارتیں اسی طرح پختہ ہوں جس طرح عیسائی اور ہندو کرتے ہیں...... جب اسلامی ملک میں بھی پیروں کے مزاروں پر ہندوؤں کی مڑھیوں کی طرح چراغاں کیا جاتا ہو...... ان پر سہرے گانے، پھول ہار چڑھائے جاتے ہیں اور کافروں کے برسیاں منانے کی نقل میں برسی منائی جاتی ہے،...... کسی چرچل، لینن، ابرہام لنکن، کنگ فریڈورک وغیرہ کے مجسموں کی طرح مسلمانوں کی قومی شخصیات کے مزاروں پر بھی پھول نچھاور کیے جانے کی رسم عام ہو تو یہ باعثِ حیرت نہیں قابلِ افسوس بات ہے، وہ دین جو یادگاروں کو مٹانے کا حامی ہے اس کے حامل یادگاریں بنانے پر روپیہ پانی کی طرح بہا رہے ہوں تو اس پر جتنا تاسف ہو کم ہے۔

اسلام میں اگر یادگاریں جائز ہوتیں تو صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کے برتن، بستر، گھر، سواری ہر چیز کو سنبھال کر رکھنے اور ان کے لیے ایسے شیشے کے ڈبے بنواتے جن میں یہ اپنی اصل حالت میں رہتیں۔

اگر یادگاروں کی کوئی حیثیت ہوتی تو صحابہ کرام کے آثار اس قابل تھے کہ ان کی آئندہ نسلیں انہیں محفوظ کر لیتیں...... یادگاریں رکھنا اتنا اہم اور مفید کام ہوتا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو غزوۂ بدر، غزوۂ احد، تنعیم و رجیع، غزوۂ خندق، غزوۂ تبوک کے غازیوں اور شہیدوں کی چیزیں اور آثار سنبھال کر رکھنے کا اہتمام کیا جاتا...... اگر یاد منانا اسلام میں اتنا ہی اہم اور مفید ہوتا تو شہادتِ حمزہ رضی اللہ عنہ، شہادتِ عثمان رضی اللہ عنہ، مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے ایام منائے جاتے۔

صحابہ کو ان تمام شخصیات کے ایمان، عمل اور ان کی قربانیوں کے ساتھ اس قدر قلبی تعلق تھا کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کھانا کھانے بیٹھے تو رونے لگے حالاں کہ اس دن ان کا روزہ تھا۔ کھانے کی نعمتیں دیکھ کر کہنے لگے: مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے وہ مجھ سے اچھے تھے، ایک ایسی چادر میں ان کو کفن دیا گیا کہ اگر سر ڈھانپتے تو پاؤں ننگے رہ جاتے اور اگر پاؤں ڈھانپتے تو سر ننگا رہ جاتا اور حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بھی اسی روز شہید ہوئے اور وہ مجھ سے اچھے تھے، پھر اس کے بعد ہمیں آسودگی اور فراوانی دی گئی، ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں ہمیں ہماری نیکیوں کا ہمیں جلدی دنیا میں ہی نہ بدلہ مل گیا ہو۔ پھر اس کے بعد رونے لگے اور اتنا روئے کہ کھانا بھی نہ کھایا۔ (بخاری، کتاب المغازی)

سیدنا سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کو خبیب رضی اللہ عنہ اور زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کا جب واقعہ یاد آ جاتا تو وہ بے ہوش ہو جایا کرتے تھے۔ (اسد الغابہ)

غور کیجیے! جن کے دلوں میں صحابہ کرام کا اس قدر عظمت و احترام اور یاد اس قدر گہری تھی کیا وجہ ہے کہ انہوں نے ان کی یادگار بنائیں نہ ہی یاد منائیں؟

یادگار بنانے اور یاد منانے کی احتیاج ان قوموں کو ہوا کرتی ہے جس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دامن میں کوئی علمی، عملی اور ملی ورثہ نہ ہو...... جس کے پاس کوئی زندہِ جاوید اور متحرک نظریہ حیات نہیں ہے۔

یادگاریں وہ قومیں منایا کرتی ہیں جن کی نسلیں اپنے راہنماؤں کی اتباع سے گردن چھڑا کر بے شتر و بے مہار ہو جایا کرتی ہیں، جس امت کے پورے دین کی عمارت ہی اپنے نبی ﷺ کی سنت پر استوار ہو...... جس معاشرے کا پورا قانون ہی اپنے رسول ﷺ کے قائم کردہ قانون پر مشتمل ہو...... جس قوم کے عوام وخواص کے لیے بہترین نمونہ ہی اس کے ہادی ﷺ کی زندگی ہو...... اور جس قوم کی راہِ راست پر رہنے کی ضمانت **ما انا علیه و اصحابی** (جس میں اور میرے صحابہ ہیں) ہو بھلا اسے یادیں منانے کی کیا پڑی ہے......

بھلا جس شخص نے ہر کام کرتے وقت، ہر فیصلہ کرتے وقت، ہر بات کرتے وقت، ہر قدم اٹھاتے وقت، ہر سانس لیتے وقت اپنے محسن، اپنے رسول اور اپنے رسول کے صحابہ کرام ہی کے انداز اور سوچ کو پیشِ نظر رکھنا ہے بھلا وہ یاد رکھنے کے لیے یادگاریں بنانے اور یادیں منانے کے کھوکھلے، بے روح، بے کیف سہاروں کی محتاج کیوں کر ہو سکتی ہے؟

اسلام میں اگر یاد منانے کے حوالے سے کسی واقعے یا دن کی مناسبت کچھ نہ کچھ کہی جا سکتی ہے تو وہ صرف دو چیزیں ہیں (ا) عید الاضحیٰ پر حج اور قربانی لیکن دراصل یہ بھی یادگاریں نہیں بلکہ عبادات ہیں جو ابراہیم علیہ السلام پر فرض کی گئیں اور ان کی اتباع میں امتِ مسلمہ پر بھی استطاعت کے ساتھ فرض قرار دے دی گئیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کہ دوسری یاد ہجری تقویم ہے جس کا آغاز واقعہِ ہجرت سے کیا گیا، دیکھا جائے تو اس میں بھی یاد بنانے یا یاد منانے کا کوئی بھی پہلو شامل نہیں ہے۔

دین اسلام نے یہ حقیقت بتا دی کہ یادگاریں بنانے اور یاد منانے کا تعلق سراسر شرک کے ساتھ وابستہ ہے، یہی وہ مرض ہے جس سے درگاہیں، آستانے، مزار، برسیاں، عرس، چہلم وغیرہ جنم لیتے ہیں، اسی لیے اسلام نے ان سب کو بیخ وبن سے اکھیڑ دیا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

میری قبر کو میلہ مت بنانا بلکہ مجھ پر درود بھیجنا تم جہاں بھی ہو گے مجھ تک تمہارا درود پہنچ جایا کرے گا۔ (ابوداؤد، کتاب المناسک: ۲۰۴۲)

نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے بعد جزیرہ عرب میں جہاں جہاں بت نصب تھے اور ان کی پوجا کی جاتی تھی، صحابہ کرام کو بھیج کر ان سب کو گرا دیا۔ آپ ﷺ نے انہیں آثارِ قدیمہ کا نمونہ خیال کرتے ہوئے انہیں باقی نہیں رکھا۔ بلکہ آپ نے سختی سے شدِ رحال سے سوائے تین مساجد کے منع کیا تا کہ لوگ سفر کی صعوبت سے بچ جائیں اور زیارات کے شوق کا راستہ بند کر دیا جائے۔

بڑی عمارتیں قربِ قیامت کی علامت:

سیدہ میمونہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا:

جب دین میں فساد آ جائے گا، خون ریزی ہوگی (ظہرت الزینہ) بناؤ سنگھار عام ہوگا، بڑی بڑی عمارتیں تعمیر کی جائیں گی، رغبت بڑھ جائے گی، بھائیوں میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختلاف پڑ جائے گا اور بیتِ عتیق جلا دیا جائے گا تو تمہارا کیا بنے گا؟ (الصحیحہ: ۲۷۴۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۵/ ۴۷۔ طبرانی فی الکبیر: ۲۴/ ۶۶/ ۶۷۔ احمد: ۶/ ۳۳۳)

البانی کہتے ہیں: الرغبہ کا مطلب پاک دامنی کم ہونا، زیادہ سوال کرنا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا تقوم الساعة حتی یبنی الناس بیوتا توثونها وثنی المراحل

قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک لوگ اپنے گھروں کو اسٹیج کی طرح مزین نہیں کریں گے۔ (بخاری، الادب المفرد: ۷۷۷۔ السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ: ۲۷۹)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث جبریل میں ایک سوال یہ بھی ہے کہ (جبرائیل علیہ السلام نے پوچھا) قیامت کب آئے گی۔ آپ نے فرمایا: اس کا علم جس سے سوال کیا گیا ہے اس کو بھی سائل سے زیادہ معلوم نہیں لیکن اس کی نشانیاں میں تم سے بیان کرتا ہوں: جب لونڈی اپنے مالک کو جنے، جب ننگے بدن، ننگے پاؤں پھرنے والے لوگ سردار بن جائیں اور جب بھیڑیں بکریاں چرانے والے بڑی بڑی عمارتیں بنانے لگیں...... (تو یہ قیامت کی نشانیاں ہیں)۔ (مسلم، کتاب الایمان، ح: ۱، ۲۔ سلسلۃ: ۳۵۶۵)

گویا بڑی بڑی عمارتیں بنانا قربِ قیامت کی علامت بھی ہے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ناپسندیدہ کام بھی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا میں عمارات بنانے اور ان سے محبت کرنے کی بجائے جنت کے باغات کی محبت، رغبت اور انہیں حاصل کرنے کے لیے محنت کرنے کا شوق عطا فرمائے۔ آمین

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاون کتب

قرآن حکیم

تفسیر تفہیم القرآن از مولانا مودودیؒ

تفسیر تیسیر القرآن از مولانا عبدالرحمٰن کیلانیؒ

صحیح بخاری

صحیح مسلم

سنن ابی داؤد

سنن نسائی

سنن ترمذی

سنن ابنِ ماجہ

السلسلۃ الصحیحہ للالبانی

فقہِ عمر رضی اللہ عنہ

البدع والنھی عنہا از ابنِ وضاح

قدیم ہندوستان از ڈاکٹر مبارک علی

تہذیب کی کہانی از ڈاکٹر مبارک علی

سفرنامہ یورپ از س، ف، اعجاز

اردو ڈائجسٹ

روزنامہ نوائے وقت، روزنامہ ایکسپریس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اصلاحِ نفس سیٹ

- خطوطِ مسعود
- ٹی وی گھر میں کیوں؟
- اشیائے ضرورت کا اسلامی معیار
- خوابوں کی دنیا
- خطوطِ مریم
- غیر مسلموں کی مصنوعات اور ہم
- تصویر ایک فتنہ
- مکان ایک بنیادی ضرورت
- صدقہ کیوں اور کسے دیں؟
- رنگ اور رنگینیاں
- طاؤس و رباب
- ہمارا دستر خوان
- چند آیات کی تفسیر اور عمل صحابہؓ
- معمولی چیزوں کا لین دین
- علیم و خبیر کے نام خطوط
- کھانے اور پینے کے آداب
- نماز میں پڑھی جانے والی دعائیں
- مرض اور علاج احادیث کی روشنی میں
- بولتی سوچیں
- مشکوک اشیاء سے پرہیز
- والفجر
- وہ خوش قسمت کھانے جو نبی ﷺ نے کھائے
- جسمانی حرکات اور شائستگی

مطبوعاتِ مشربہ علم و حکمت
0300-4270553
0321-4609092
کامران پارک زینبیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور
1234567815